فہرست درختان مندرج کتاب ہذا

نمبر شماری	نام اشجار بزبان اردو ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۱	آم (انبہ)	Mango (Mangifera Indica)
۲	ولایتی امڑا	Otaheite apple
۳	امڑا دیسی	Hog Plum
۴	اکی	Bilighia Sapida
۵	لیچو	Lichee
۶	آش پھل	Langan
۷	رامبوٹان	Ram boutan
۸	لنگوا	Pierardia Sapida
۹	بیر	Ziziphus Jujuba
۱۱	شفتالو	Peach
۱۲	نکٹرائن	Nectarine
۱۳	اپریکاٹ زرد آلو	Apricot
۱۴	آلوچہ	Prunus Domestica
۱۵	آلو بخارا	Bokhara Plum
۱۶	گرین گیج	Green Gage
۱۷	چیری	Cherry
۱۸	بہی	Quince
۱۹	سیب	Apple
۲۰	ناشپاتی	Pear

نمبر شماری	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۲۱	لوکاٹ	Eriobotrya Japonica
۲۲	مامی ایپل	Mammee apple
۲۳	منگاسٹین	Mangosteen
۲۴	کوا منگاسٹین	Cowa Mangosteen
۲۵	تومل	Xanthochymus Pictorius
۲۶	وندی	Calysaccian Longifolium
۲۷	اسٹار ایپل	Star apple
۲۸	مامی سپاٹو	Mammee Sapota
۲۹	سپاٹو	Sapota
۳۰	کھرنی	Mimusop
۳۱	ولایتی گابھہ	Date Plum
۳۲	کولا وغیرہ	Oranges
۳۳	ماہتابی	Pamelo
۳۴	لیمون	Lime, Lemon & Citran
۳۵	شریفا	Custard apple
۳۶	رام پھل	Bullock's Heart
۳۷	ولایتی نونا	Saur Sop
۳۸	چیری مایر	Cheri moyer
۳۹	فالسا	Grewia Asiatica
۴۰	امرود	Guana

نمبر شماری	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی ولاطینی وغیرہ
۴۱	چیری برازل	Brazil cherry
۴۲	جامن	Syzigium Jambolanum
۴۳	گلاب جامن	Rose apple
۴۴	ملاکا امرول	Malay apple
۴۵	جمرول سفید	Jambosa Alba
۴۶	لال جمرول	Jambosa Aquea
۴۷	وامپی	Wampee
۴۸	چینا نارنگا	Triphasia Trifoliata.
۴۹	کٹھ بیل	Wood apple
۵۰	بیل	Aegle Marmelos
۵۱	کٹھل	Jack fruit
۵۲	برڈ فروٹ	Bread Tree.
۵۳	دی پھل	Monkey Jack
۵۴	برڈ نٹ	Bread Nut
۵۵	توت	Mulberry
۵۶	انجیر	Fig
۵۷	گولر	Ficus Glomerata
۵۸	انار	Pomegranate
۵۹	زیتون	Olive
۶۰	بادام	Almond

نمبر شماری	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۶۱	دیسی بادام	Indian Almond
۶۲	پاکو	Pako
۶۳	چینا چسٹنٹ	China chestnut
۶۴	اخروٹ ہندی	Indian Walnut
۶۵	چسٹنٹ چینی	Chinese chestnut
۶۶	چسٹنٹ اسفینی	Spanish chestnut
۶۷	اخروٹ ولایتی	Walnut
۶۸	پستہ	Pistachio Nut
۶۹	اجلی بادام	Cashew Nut
۷۰	بوکینیا لٹیفولیا	Buchania Latifolia
۷۱	اوٹاہیٹ چسٹنٹ	Otahieti chestnut
۷۲	چسٹنٹ خلیج مارٹین	Moretan Bay chestnut
۷۳	اخروٹ برازل	Brazil Nut
۷۴	چلتا	Dillenia speciosa
۷۵	پنیالہ	Punnalla Plum
۷۶	ٹومی ٹومی	Flacourtia Inermis
۷۷	کمرخ	Averrhoa Carambola
۷۸	کمرخ چینی	Chinese Kamrenga
۷۹	بیلمبی	Blimbing
۸۰	بڑہل	Artocarpus Lakoocha

نمبر شماری	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۸۱	املی	Tamarind
۸۲	ولایتی املی	Monkey Bread
۸۳	دریان	Civet Cat fruit
۸۴	کلونڈا	Carissa Carandas
۸۵	کلونڈا چینی	Chinese Caranda
۸۶	کلونڈا نیٹل	Netal Plum
۸۷	آنولہ	Emblica officianalis
۸۸	ترپھل	Otaheite Goosebery
۸۹	ہڑ کلان	Myrobalan
۹۰	مولسری	Mimusops Elengi
۹۱	کدم	Nauclea Orientalis
۹۲	تاڑ	Fan Palm
۹۳	کھجور	Indian date Plum
۹۴	خرما و پنڈ کھجور	Arabian date Palm
۹۵	ناریل (نارجیل)	Cocoa nut
۹۶	ڈلی سپاری	Betel nut
۹۷	پپیتا	Papaw
۹۸	زیتون صحرائی	Wild Olive
۹۹	لینگ سٹ	Lansium Domestica
۱۰۰	الیگیٹر پیر (ہنگ ناشپاتی)	Alligator Pear

نمبر شمار	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۱۰۱	کوکوا پلم	CoCoa Plum
۱۰۲	پرکلی پیر (ناشپاتی خاردار)	Prickly Pear
۱۰۳	وو آوانگا	Voa Vanga
۱۰۴	ایلڈر	Elder
۱۰۵	انگور ساحلی	Seaside Grape
۱۰۶	چیری بار بڈوز	Barbadoes Cherry
	نجوم	
۱	اناناس	Pine apple
۲	غلاف دار مکو	Peruvian Cherry
۳	کرنٹ	Currants
۴	راسپبری	Raspberry
۵	راسپبری جزیرہ مارشس	Mauritius Raspberry
۶	راسپبری مائیسور	Mysore Raspberry
۷	اسٹابری	Straw berry
۸	کیبربری	Cran berry
۹	سنگھاڑا	Water Chestnut
۱۰	کنول گٹا	Lotus
۱۱	فلبرٹ	Filbert
۱۲	چینی بادام	Earth nut
۱۳	نیشکر	Sugar Cane

نمبر شمار	نام اشجار بزبان اردو ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۱۴	کیلہ	Plantain
۱۵	پٹوا	Pulwa - Indian Sorrel
۱۶	خربزہ و سردا	Melon
۱۷	بھونٹ جمالی	Cucumis momordica
۱۸	تربز	Water melon
۱۹	گرانیڈلا	Granadilla
۲۰	مانسٹیرا	Manolira
۲۱	انگور	Grapes

آم (Mangifera Indica)

بحث انبہ مشتمل بر فصول

فصل اول در بیان انبہ

آم - ہندوستان کا مشہور میوہ ہے - مگر بعض اور مقاموں مین بھی جہان کی آب وہوا کو ہندوستان کی آب وہوا سے مناسبت ہے پیدا ہوتا ہے - اس میوہ سے تمام تعلیم یافتہ اقوام کو اطلاع ہے - مگر جو لوگ ایشیا کے مشرقی ملکون کی طرف نہین آئے ہین اونھین اس میوہ کے دیکھنے کا کم اتفاق ہوا ہوگا - آم کا درخت مراد پر پہونچکر بہت بڑا خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے - آم کا ذکر شاستر مین آیا ہے - ہنود اسکے پتونکا ہار مذہبی تقریبون مین بناتے تھے - ہنود کے نزدیک یہ درخت بہت مقدس ہے - اون کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر آم کی لکڑی سے اونکی لاش جلائی جائے تو اونکے نزدیک متوفی کا بہشت نصیب ہونا ایک امر یقینی ہے - آم ویسے ہی ہندوستان مین قابل عظمت درخت ہے جیسے کھجور اور خرما عربستان مین کھجور کی عظمت حدیث نبوی صلعم سے ثابت ہے جیسا کہ فرمایا

سیدنا علیہ الصلوۃ والسلام نے اکرموا عمتکم النخل۔ کیا شک ہے کہ جو شے اسقدر نفع بخش ہو کہ رازق مجازی کا حکم رکھتی ہو تو اوسکی تعظیم کیونکر موکد نہ کیجائے۔ زہے احسانات اوس باغبان قضا و قدر کے کہ مختلف ملکون مین مختلف اقسام کے لذیذ میوے پیدا کر کے انسان کے کام و زبان کو لذت گوناگون بخشتا ہے۔

واضح ہو کہ آم کا درخت یا تخمی ہوتا ہے یا پیوند (جسے صوبہ بہار مین قلم اور ساٹا کہتے ہین) اس ملک مین اچھے تخمی باغ بہت کم ہین۔ جتنے آم کے شائق ہین پیوند لگاتے ہین۔ ایک ترجیح پیوند کو تخمی پر یہ ہے کہ پیوند کا باغ جلد تیار ہوتا ہے اور تخمی کی تیاری مین دیر لگتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ پیوند کی شاخ تیار درخت سے لیجاتی ہے۔ یعنی ایسا درخت جو پھل دیا کرتا ہے ایسی حالت مین شاخ پیوند کو کوئی امر منتظر پھول پھل بننے مین نہین رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص چاہے تو اول ہی سال مین پیوند سے پھل لیوے مگر ایسا اس سبب سے کوئی نہین کرتا کہ پیوند کے کمزور ہوجانے کا یقین لاحق رہتا ہے یہ کیفیت تخمی درخت کی نہین ہوتی جب تک درخت جوان نہین ہولیتا پھول پھل نہین دیتا ہے اقل عمر تخمی درخت کے جوان ہونے کی دس برس ہے۔ یہ ممکن ہے کہ آٹھ برس مین پھول آئے مگر حساب پھل دینے کا انقضاے دس سال کے بعد ہے۔ اس مادہ مین تخمی درخت پیوند کے درخت سے کمرتبہ ہے۔ لیکن ایک امر مین افضل بھی ہے وہ یہ کہ پیوند کی عمر بہ اعتبار تخمی کے کم ہوتی ہے۔ اس سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ تخمی پیوند سے قوی ہوتا ہے۔ مگر عوام کا یہ خیال کہ تخمی شیرین و بے ریشہ و خوش ذائقہ پیوند کے برابر نہین ہوتا ہے محض غلط ہے۔ آم کی عمدگی تخمی اور پیوند ہونے پر موقوف نہین ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو حاجی پور کا اصل لنگڑا جو تخمی ہے یا مالدہ کا اصل فضلی جو تخمی ہے لطافت و عمدگی مین مشہور نہ ہوتا اگر بُرے درخت سے پیوند لیا جاوے تو بُرا پیوند نکلے گا۔ امتحاناً کسی ترش ریشہ دار بیج سے پیوند لیکر جو چاہے دیکھ لے۔

پس مجرد پیوند کا ہونا دلیل عمدگی متصور نہین ہے - اگر آم خود عمدہ ہے تو اونکے تخم
اور پیوند دونون مین عمدگی ہوگی بشرطیکہ قواعد کلیہ جو آم کی زراعت سے متعلق ہین
شائق کو ملحوظ رہین حالات پیوند کے لکھنے کے قبل لازم معلوم ہوتا ہے کہ بخیال ترتیب
پہلے امور قابل عرض تخمی کی نسبت حوالہ قلم ہون

فصل دوم بیان انبہ تخمی جسے اس ملک مین بیجو کہتے ہین

تخمی آم کے باغ اس صوبہ بہار مین بلکہ تمام ہندوستان مین بکثرت دیکھے جاتے ہین
لیکن اطراف عظیم آباد وغیرہ کے تخمی درختون کے پھل تو ایسے بُرے ہوتے ہین کہ ذائقہ
کیا جانا تو درکنار اونکا مصرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ اونکے خام پھل توڑکر یا کھٹائی بنائے
جاوین یا اون کے درخت کا لکڑ مطبخ و نزایہ مین کام آوین صوبہ بہار مین گنگ کے جنوبی
طرف کے رہنے والے تخمی باغ لگانا گویا جانتے ہی نہین - بہت کم لوگ ہین جو کسی قاعدے
کی پابندی کے ساتھ باغ لگاتے ہین - راقم الحروف نے اس اطراف مین کوئی تخمی
باغ ایسا نہین دیکھا کہ جسکی عمدگی معمولی پیوند باغ کے بھی برابر ہو - اکثر یہی ہوتا ہے کہ تخمی
درخت کے پھل چھوٹے - ریشہ دار - ترش - بدطعم ہوتے ہین - بلکہ بیشتر لمبے ہوتے
ہین کہ اونکی طرف آم کی نسبت ستم ہی ستم ہے - بیجو باغ کے لگانے والے بھی ماشاء اللہ
اکثر ویسے ہی ناتعلیم یافتہ ہوتے ہین جیسا کہ اکثر اون کے لگائے ہوئے اثمار ہوتے ہین

؎ واضح ہو کہ پرورش اور تربیت کو ترقی اثمار مین تمامتر دخل ہے - اگر پیوند کی پرورش و تربیت مین غفلت لاحق ہو تو
چند سال مین بیجا ہو جاتا ہے - اکثر پیوند کے باغ بد لحاظی کے باعث خراب ہو گئے ہین پھلو نمین ترشی آگئی ہے جلمین [illegible]
مقدار کم ہو گیا ہے ریشہ پیدا ہو گئے ہین اور طرح طرح کی برائیان آگئی ہین جب پیوند کا یہ حال ہے تو بیجو کو کون پوچھتا ہے مگر مناسب
خبرگیری سے پیوند اور بیجو دونون قسم کے آم ترقی کر جاتے ہین - گو اسمین شک نہین کہ پیوند کو باعتبار بیجو کے خود ترقی کا
موقع زیادہ تر حاصل ہے جیسا کہ سابق مین پیوند کے بیان مین درمیان متن تحریر ہو چکا ہے -

لگانیوالے جیسا تخم پاتے ہین لگا دیتے ہین - اس سے اونکو کوئی بحث نہین کہ کس طرح کے
ام کا تخم ہے مجرد تخم ہونا چاہئے زمین کا کوئی حصہ لیکر جس طرح چاہا نصب کر دیا اسکی
کوئی قید نہین کہ ایک تھالے مین کتنے تخم نصب ہوے یا کس فاصلہ پر درخت لگائے گئے - اسی لئے
ایسے گنوارون کے باغون مین ایک تھالے سے چند درخت نکلکر عشق پیچان کی طرح آپس
مین لپٹے ہوئے نظر آتے ہین یا تھوڑی زمین مین بکثرت پتلے پتلے درخت سرو کی طرح
استادہ دکھائی دیتے ہین - مختصر یہ ہے کہ جس طریقہ سے بیجو آم اس ملک مین لگائے
جاتے ہین وہ کبھی پسندیدہ نہین ہے - اگر تخمی آم بہ طرز ذیل لگائے جاوین تو پیوند سے
لطافت اور عمدگی مین کم نہون گو تمام فائدے جو پیوند سے منتج ہو سکنے مین بیج سے حاصل نہو سکین -
اگر کسیکو تخمی باغ کا شوق ہو تو لازم ہے کہ پہلے عمدہ اقسام کے آمون کے تخم
دستیاب کرے[1] - بعد ازان بقدر ضرورت زمین صاف کر کے اساڑھ یا ساون کی ابتدا مین
ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر تخم کو بوئے - جب اون تخمون سے امولے نکلین تو اوسی
حالت مین کہ اون کے پتے سرخ ہون اونھین اوکھاڑ کے اوسیقدر ایک دوسری زمین
مین لیجا کر نصب کرے - اونھین وہان تین ہفتہ چھوڑ دے - جب اون کے پتے سبز ہوجاوین
اور ایسا معلوم ہونے لگے کہ وہان اونھون نے جگہ پکڑ لی تو اونھین پھر اوکھاڑ کر تیسری
جگہ نصب کرے - غرض اختتام کاتک تک چار دفعہ تبدیل مقام کرنا چاہئے - بعد ازان
سال آیندہ مین ساون اور کاتک کے درمیان دو بار تبدیل مقام کرنا لازم ہے - آخر کار
(بہ پابندی قواعد کتاب ہذا) جس جگہ بطور مستقل نصب کرنا منظور ہو نصب کرے

---

[1] مثلاً کم عرصہ مین حسب مراد پھل دینا جیسا کہ عموماً پیوند دیتا ہے -
تخم دستیاب کرنے مین کسیقدر لحاظ درکار ہے - بعض حرفت آپ جنھین کسی خاص آم کا تخم دینا منظور
نہین ہوتا ہے تخم کو جوش کر کے یا برا کر کے یا تخم بدلکر جان چھوڑاتے ہین - یہ سب
تنگ چشمی اور کم حوصلگی کی باتین ہین -

اس اہتمام سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ جب درخت بارور ہونگے تو ثمر اونکا اصل درخت سے بھی وزن وشیرینیت وذائقہ وبے ریشگی وغیرہ مین غالب ہوگا۔

واضح رہے کہ تبدیل مقام کے زمانون مین سیرابی کا لحاظ ضروری ہے۔ ورنہ درختون کا تلف ہونا قرین قیاس ہے۔ علاوہ اسکے گھانس وغیرہ سے زمین کا پاک رکھنا ضروریات سے ہے۔

فصل سوم دربیان انبہ پیوند جسکو اس ملک مین قلمی کہتے ہین

پیوند کے باغ کا رواج انتالیس برس سے زیادہ ہوگیا ہے۔ اب جتنے خوشحال شائق ہین جب آم کا باغ لگاتے ہین تو بیشتر پیوند ہی کا باغ لگاتے ہین۔ پیوند کے باغ کے لئے زیادہ تر توجہ درکار ہے۔ ورنہ کمزور ہونے کے باعث پیوند کے درخت جلد تلف ہوجاتے ہین۔

ابتدا ہی سے ہر طرح کے اہتمام کی حاجت ہوتی ہے ورنہ حسب مراد درخت پھل نہین دیتے۔ اچھے درختون کا سامان کرنا یا پیوند کا خود اپنے انتظام سے تیار کرنا کسیقدر تردد طلب امر ہے۔ اگر کسی باغ یا کارخانے سے پیوند کا درخت منگانا ہو تو ضرور ہے کہ اوسکے حسن وقبح پر لحاظ کیا جاوے۔ علاوہ اسکے کہ درخت فصلی یا غیر فصلی کا پیوند ہے اسبات کو دیکھ لینا چاہئے کہ پیوند قاعدے سے تیار ہوا ہے یا نہین۔ اب تو نہین ہے کہ تخمی حصہ کمزور یا بیمار ہے۔ اکثر بیجو کی خرابی سے پیوند نقصان ہوجاتا ہے یا یہ کہ پیوندی حصہ مین کسی قسم کا مرض جسکا بیان آئندہ آئیگا لاحق تو نہین ہے۔ اگر کسی قسم کا مرض لاحق ہے تو حتے الوسع ایسے درخت کو نصب نہ کرے بلکہ ہر درخت جس مین کہ کسی قسم کی کمزوری یا خرابی لاحق ہو تو اوسکے نصب کرنے سے احتراز کرے ورنہ بربادی محنت کا خوف ہے۔ اگر خود پیوند تیار کرنے کا خواہان ہو تو چاہئے کہ پہلے بیجو کے درخت اوسی قاعدے سے تیار کرے جیساکہ

تخمی آم کے تیار کرنے مین مذکور ہو چکا ہے اور بعد ازان جب دو سال کا بیجو ہو چکے
تب اساڑھ کے مہینے مین جس درخت سے چاہے پیوند لگائے۔ آسن تک پیوند
کے درخت تیار ہو جائینگے۔ پرورده بیجو کے درخت جو ہمیشہ سیراب رہے ہین اون
مین اسقدر صلاحیت رہتی ہے کہ اگر معقول پیوند کی بندش ہو اور سیرابی مناسب
ہوا کرے تو اندر پندرہ اور پچیس روز کے پیوند کے درخت تیار ہو جاسکتے ہین لیکن
اس مین شرط یہ بھی ہے کہ جس درخت سے پیوند لینا ہے وہ درخت بھی جوان ہو اور
پہلے سے خوب سیراب ہوتا رہا ہو۔ اور نیز وقت پیوند باندھنے کے آخر مہینا اساڑھ کا ہے

غیر تخمی آم کے درخت تیار کرنے کا دو طریقہ ہے۔ ایک بذریعہ پیوند کے یعنی
بیجو کی شاخ کو اوس درخت کی شاخ سے وصل کرنے سے جس سے پیوند لینا ہے۔
اور یہ عام طور صوبۂ بہار و اطراف لکھنؤ و فرخ آباد و ملیح آباد و سہارنپور وغیرہ کے
پیوند لینے کا ہے۔ دوسرا طریقہ بذریعہ انٹے کے ہے جیسا کہ لیچو و لیمون وغیرہ کی شاخون
سے درخت تیار کرتے ہین۔ اس اطراف مین آم کی شاخ مین انٹا باندھنے کا رواج دیکھا
نہین جاتا ہے مگر بنگالہ مین اس ترکیب سے بھی آم کے درخت تیار کرتے ہین۔

واضح رہے کہ پیوند باندھنے کا یہ قاعدہ ہے کہ جب بیجو کے درخت تیار ہو چکین اور
مہینا اساڑھ کا آیا اور ایک اچھا پانی ہو چکا تب بیجو کی قوت و جسمانیت کا اندازہ کر کے
اوس درخت کی (جس سے پیوند لینا ہے) ایسی شاخ سے جسکو قوت جسمانیت مین
بیجو کی قوت و جسمانیت کے ساتھ مناسبت ہو وصل کرنا چاہیئے اور وصل کرنے
کا یہ طور ہے کہ تیز چاقو[1] سے پہلے بیجو کے تنے کو جس مقام پر وصل کرنا منظور ہے
نصف چھیلتے ہین اور بعد ازان درخت کی شاخ کو نصف چھیل ڈالتے ہین پھر فوراً دونون
کو ایک دوسرے سے وصل کر کے مضبوط رسن سے خوب کسکر باندھتے ہین یہ دونون

[1] دیکھو نقشہ آلات باغبانی کو جسکا ذکر آ چکا ہے۔

شاخین کچھ زمانے کے بعد ایسی وصل ہو جاتی ہین کہ چھوڑانے سے بھی نہین چھوٹتی ہین۔
اگر وصل بطور خط مستقیم ہوا ہے تو پیوند ضرور قوی ہوگا۔ اور تھوڑے عرصہ مین
قوت کے ساتھہ بڑھ چلے گا۔ لیکن اگر بہ سبیل تقاطع یا ناہموار طور پر وصل ہوا ہے
تو اول تو خود دیر مین شاخین وصل قبول کرینگی۔ دوم یہ کہ اگر وصل قبول کرین بھی تو
پیوند قوی نہوگا بلکہ قرینہ غالب یہی ہے کہ تھوڑے عرصہ مین خشک ہو جائیگا۔ نہ سرما
کی شدت برداشت کرسکے گا نہ مدت گرما کا متحمل ہو سکیگا۔

یہ دونون تصویرین ذیل مین صحیح اور غلط وصل سے خبر دیتی ہین۔

ا - وصل صحیح

ب - وصل غلط بسبیل تقاطع

اساڑھ کے مہینے مین آم کے درختون مین شیرہ بطور گوند کے بہت ہوتا ہی اسلیئے
اس زمانہ کا وصل قوی ہوتا ہے - ساون اور بھادون مین بھی پیوند باندھتے ہین مگر
تجربہ کے روسے اساڑھ کا مہینا مناسب تر ہے - یون تو بضرورت راقم الحروف
نے کاتک مین بھی پیوند لگائے ہین اور پھاگن تک اوتار لیئے ہین لیکن غیر موسم کے وصل
و پیوند مین سیرابی وغیرہ کا تردد زیادہ ہوتا ہے اور غیر موسم کا پیوند اساڑھ کے پیوند کے برابر
قوی نہین اوترتا ہے -

یہ بھی یاد رہے کہ جب پیوند کے واسطے بیجو اور درخت قدیم کی شاخین تراشی جاوین
تو بیجو کے تراشے جانے کے مقام کو لحاظ کے ساتھ تجویز کرنا چاہیئے - وصل کا مقام نہ ایسا
اعلے قرار پاوے کہ گویا بیجو کا سر ہو نہ یہ کہ بالکل ہی بیجو کا اسفل حصہ ہو - بیجو کا درمیانی
حصہ پیوند باندھنے کے واسطے بہترین مقام متصور ہے - پیوند کے درخت جو حاجی پور اور
جروہو وغیرہ سے آتے ہین اکثر بے قاعدہ بندھے ہوے نظر آتے ہین - ان مقامون مین
بیجو کے اسقدر اعلے حصہ مین پیوند لگایا جاتا ہے کہ نہ صرف دیکھنے مین برا معلوم ہوتا ہے
بلکہ پیوند کی کمزوری سے بھی خبر دیتا ہے - ایسا پیوند تیز ہوا مین اکثر ٹوٹ جاتا ہے -
بخلاف اسکے اطراف بھاگلپور - کلکتہ اور لکھنؤ کے پیوند پابندی اصول کے ساتھ تیار
کیئے جاتے ہین اور ضائع کم ہوتے ہین - لیکن خاص اس شہر پٹنہ کے پیوند تو ایسے خرافات
اور مہمل ہوتے ہین کہ اونکا خرید کرنا ہی ایک امر لغو ہے - یہان کے اکثر باغبانون کو
اس سے کوئی مطلب نہین ہوتا کہ بیجو شاخ قدیم سے آیا قوی ہے یا کمزور ہے جیسی شاخ پائی
وصل کر دی نہ پیوند کی راست تراشی کا کچھ خیال نہ ترکیب وصل پر کسی طرح کی توجہ -

جب بیجو کا تنہ اور درخت قدیم کی شاخ وصل کر کے باندھی جا چکے - تو لازم ہے کہ تمام
مقام وصل کو کیلے کے پتے سے لپیٹ دین تاکہ بنظر دریافت کھولکر موضع پیوند کو دیکھ سکین
کہ پیوند درو براہ ہے یا نہین یا یہ کہ تیار ہو کر شاخ درختِ قدیم سے جدا ہونے کے قابل

ہوا ہے یا نہین جب معلوم ہو کہ وصل کامل طور سے ہو گیا ہے اور اگر اساڑھ مین پیوند باندھا گیا ہے اور آسن کا زمانہ آپہونچا تو پہلے تیز چاقو سے خفیف زخم درخت قدیم کی شاخ مین مقام وصل کے اسفل حد سے کچھ نیچے دینا چاہیے پھر بعد دو ہفتہ کے اوسی مقام پر کچھ اور بھی اسقدر تراشنا چاہیے کہ گویا درخت قدیم کی نصف شاخ کٹ جاوے۔ پھر ہفتہ یا عشرہ کے بعد پورے طور سے قطع کر کے جائے مناسب مین پیوند کے درخت کو رکھنا چاہیے۔ اس ترکیب کا پیوند کم ضائع ہوتا ہے۔ لیکن اگر آسن یا کاتک مین پیوند باندھا گیا ہو تو ایام سرما کی شدت کے زمانے مین خاصکر اوس وقت مین کہ جب پچھوا ہوا چلتی ہے زخم نہین لگانا چاہیے نہ تراشنا چاہیے اسوجہ سے کہ بیشتر سرما کی ہوا نہایت سرد ہوتی ہے۔ نئے تراشے ہوئے پیوند کے درخت اکثر خشک ہو جاتے ہین اکثر ناتجربہ کار اس امر کا خیال نہین کرتے ہین اور دھوکا کھاتے ہین۔

جب ایسے قدیم درختون کی شاخین جنسے قلم لینا ہے ایسے ہوتے ہین کہ زمین پر لوٹتے ہین تو پیوند کے بندھنے مین آسانی ہوتی ہے اور ہوائے تیز کے صدمے سے پیوند امن مین رہتے ہین ایسی صورت مین بیجو کے درخت یا گملہ مین رکھے ہوئے ہوتے ہین یا زمین مین نصب رہتے ہین۔ اگر گملہ مین بیجو رکھے گئے ہون تو قبل پیوند باندھنے کے دیکھ لینا چاہیے کہ بیجو کے درخت گملو نمین جگہ کر چکے ہین یا نہین اور اگر بیجو زمین مین نصب کئے گئے ہون تو بھی تحقیق کر لینا چاہیے کہ زمین پکڑ چکے ہین یا نہین۔ پیوند باندھنے کے قبل اسبات کا دریافت کر لینا ضروریات سے ہے کسواسطے کہ اگر بیجو مین کسی قسم کی خرابی رہیگی جس سے بیجو کے تلف ہونے کا گمان ہوگا تو پیوند کے بھی خراب ہونے کا گمان یقینی ہے لیکن اوس حالت مین کہ قدیم درختون کی شاخین زمین سے ملی نہین ہوتی ہین پیوند لگانے کے لیئے مچان باندھنے کی حاجت ہوتی ہے۔ لازم ہے کہ مچان نہایت مضبوط باندھا جاوے اور جب مچان باندھا جا چکے تب جس قدر گملے اوسپر لیجانا ہو لیجا کر ایک ہفتہ چھوڑ دیے جائین

اس سے غرض یہ ہے کہ جس قدر مچان کو دبنا ہو گا گملون کے وزن سے دب جائیگا۔ اور بعد ازان جب پیوند باندھے جائینگے تو نہین دبنے کے باعث قدیم درخت کی شاخین اپنی حالت پر رہینگی اور اسوجہ سے ٹوٹ جانے سے محفوظ رہینگی۔ جب مچان نہین باندھنا ہو اور درخت قدیم کی اونچی شاخون سے پیوند لینا ہو تو کبھی موقع سے گملے کو درخت قدیم کے کسی شاخ سے باندھکر پیوند کا سامان کرتے ہین یا موٹجر کے ذریعہ سے پیوند اوتارتے ہین موٹجر عبارت ہے بیجو کو گملے کے عوض گھاس مین باندھکر رکھنے سے۔ لیکن یاد رہے کہ جب موٹجر کے ذریعہ سے پیوند لینا ہو تو ضرور ہے کہ ابتدائے ایام برشکال مین پیوند لگا دین تاکہ پیوند جلد تیار ہو جاوے ورنہ دیر ہونے سے موٹجر کے سڑ جانے کا خوف ہے۔ جسکی وجہ سے بیجو کے ضائع ہونے کا یقین ہے اور جب بیجو ضائع ہوا تو پیوند کا حسب مراد اوترنا معلوم

بحث امور کلیہ جو تخمی اور پیوندی دونون طرح کے آمون سے تعلق رکھتے ہین

اس بحث مین چند فصلین ہین جیساکہ آئندہ معلوم ہوگا

واضح رہے کہ قبل مین آم کی تقسیم تخمی اور پیوندی ہونے کے اعتبار سے ہوئی ہے اور جو امور خاصہ کہ دونون سے جدا جدا التعلق رکھتے ہین عرض کئے جا چکے۔ اب اون امور عامہ کا بیان پیش ہوتا ہے جو دونون سے یکسان تعلق رکھتے ہین۔

فصل اول اقسام انبہ کے بیان مین

دنیا مین تخمی آمون کی جتنی قسمین ہین اوسیقدر اون کا پیوند ہونا بھی ممکن ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آم کی ہزارون قسمین ہین خواہ تخمی ہون خواہ پیوندی۔ تخمی درختون سے پیوند تیار کئے گئے ہین۔ لیکن بسبب تراکیب مختلفہ کے مقدار ثمر و ذائقہ و بو

ودیگر صفات مین اکثر پیوند آمون کے ایسا فرق آگیا ہے کہ قدیم تخمی درختون سے اون کا
نسب نامہ لگانا ایک دشوار امر معلوم ہوتا ہے۔ اس جگہ پر بہ نظر مثال فہرست انبہ پر جو
اس فصل کے آخر مین شامل کردی جاتی ہے۔ اس غرض سے حوالہ کیا جاتا ہے کہ حضرات
شائقین اوسکی سیر سے لطف اوٹھائینگے اور جو حضرات ناواقف ہین اون کو معلوم
ہوگا کہ ہرچند اوس فہرست مین تمام اقسام کے آم کا ذکر نہین ہے تاہم اسقدر
اقسام کا مذکور آیا ہے کہ جو ایک جگہ پر اسقدر کم مجتمع ہوتے دیکھے جاتے ہین۔
راقم الحروف نے ان اقسام کو سعی بلیغ کے ساتھ دستیاب کیا ہے۔ آخر کچھ
تو ایسے ہونگے کہ ارباب شوق کے قابل توجہ نکلینگے۔ یون تو آم کی اسقدر قسمین ہین
کہ اگر ہزار کہئے تو بجا ہے اور دو ہزار کہئے تو بھی کوئی مبالغہ نہین۔ تجربہ سے معلوم
ہوتا ہے کہ آم کو ترقی و تنزلی کے قبول کرنے کی بڑی صلاحیت حاصل ہے۔ یعنی ترکیب
کا اثر آم پر بہت ہوتا ہے۔ اگر ترکیب عمدہ ہے تو ترقی منتج ہوتی ہے اور اگر بد ہے
تو تنزلی۔ ترکیب کے ذریعہ سے ثمر کا وزن بڑھ سکتا ہے۔ پوست باریک یا گندہ ہوسکتا
ہے۔ ومن قبیل ذالک طرح طرح کے انقلابات پیدا ہوسکتے ہین۔ انقلاب پیدا
ہونے کی یہ حالت ہے کہ مثلاً اگر ایک پیوندی آم کا تخم لیکر بوئے تو یہ درخت مقدار و
ذائقہ وغیرہ مین اوس پیوندی درخت کے پھل سے علحدہ طور کا پھل پیدا کرے گا۔
اور جب اس تخمی درخت سے پیوند لیجئے تو اس پیوند کا پھل پہلے پیوند کے پھل سے
بالکل جدا ہوگا۔ اگر مناسبت ہوگی تو جلد تمیز مین نہین آئیگی بلکہ ہر شخص ان دونون
پیوندون کے پھل کو بعد ملاحظہ کے دو قسم کے آم خیال کریگا یہ کوئی نہین کہیگا کہ دونو
ایک ذات ہین۔ حالانکہ دوسرا پیوند ابناً و اباً پہلے پیوند کے نسل سے ہے اور
صرف دو کرسی کا فرق رکھتا ہے۔ لیکن یہ فرق بین کبھی نہ ہوتا اگر اول پیوند اور دوم
پیوند کے درمیان مین تخمی درخت حایل نہ ہوتا۔ اس درمیانی بیچو کے سبب سے ایک

قسم خاص پیوند کی پیدا ہو گی۔ اس مثال سے معلوم ہو گا کہ جب انقلاب قبول کرنے کی ایسی وسیع صلاحیت آم کو حاصل ہے تو آمون کا نسب نامہ درست کرنا بھی ایک دشوار امر ہے خاصکر اوس حالت مین جب تاثیر تراکیب انسانی کے علاوہ اختلاف آب و ہوا و تقاضاے دیار و امصار کے اثر پر خیال دوڑائے۔

صوبہ بہار مین مالدہ اور بمبئی دو مشہور و مطبوع عام آم کی قسمین ہین بلاشبہ یہ دونون قسمین صورت مین ممتاز اور عمدگی سے خالی نہین ہین۔ بڑی عمدگی ان کی یہ ہے کہ کثرت سے اس دیار مین یہ دونون قسمین دیکھی جاتی ہین۔ اور اسوجہ سے تمامی اُمرا اور اکثر عمدہ بھی ان کے ذائقہ اور لطافت سے اطلاع رکھتے ہین بخلاف اور اقسام عمدہ کے کہ غیر معروف ہونے کے باعث کمتر اس دیار کے باغون مین دیکھے جاتے ہین۔

فہرست انبہ

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام ماہ جسمین پکتا ہے	کیفیت
۱	مٹھوا انورو	۷ر مار	جیٹھ	نہایت عمدہ ایسا مٹھوا کم دیکھا جاتا ہے
۲	مٹھوا حاجی پور	مار	"	مشہور و مطبوع و عمدہ آم ہے
۳	سلطان پسند	۷ر مار	"	نہایت خوبصورت۔ بڑا آم ہے
۴	زرد دانا پور	۷ر مار	"	خوش ذائقہ۔ خوش رنگ۔ بے ریشہ۔ بڑا ممتاز آم ہے
۵	جیٹھوا سید پور	۰ مار	"	نہایت شیرین خوش مزہ اور بے ریشہ
۶	جیٹھوا حاجی پور	۰ مار	"	ایضاً
۷	گوپال بھوگ	۷ر مار	"	خوشبو مزہ
۸	بمبئی زرد مالدول صاحب	۔ مار	اساڑھ	نہایت شیرین خوش مزہ اور تمام اقسام بمبئی سے بہتر بلحاظ بے ریشہ

نمبر شماری	نام انبہ	ثمر تخمینا وزن	نام موسم پکنے کا	کیفیت
۹	بمبئی زرد آمیز	ـ مار	اساڑھ	نہایت شیریں جیسے عموما بمبئی ہوتا ہے
۱۰	بمبئی سبز	ـ ۲ مار	"	"
۱۱	بمبئی کودیا	ـ مار	"	"
۱۲	بمبئی نمبرا	ـ مار	"	نہایت شیریں۔ خوش مزہ سوا ے بمبئی زرد ہاول صاحب کے سب اقسام بمبئی سے عمدہ
۱۳	بمبئی خرد	۲ مار	"	مثل دیگر اقسام بمبئی
۱۴	بمبئی سیاہ کلان	ـ مار	"	ممتاز بمبئی ہے
۱۵	رنترا	ـ مار	"	نہایت خوش رنگ خوش مزہ بے ریشہ و شیریں
۱۶	نونوا	ـ مار	"	ہلکی شیرینیت کے ساتھ خوش مزہ خوش رنگ سب بے ریشہ
۱۷	بابھنوان	۰ مار	"	شیریں خوش مزہ بے ریشہ
۱۸	چکچکیا	۲ مار	"	اعلیٰ درجہ کی بمبئی کیطرح عمدہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۹	شیرانبہ	۰ مار	"	نہایت بے ریشہ نہایت شیریں خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۲۰	گدگاساگر	۰ مار	"	بے ریشہ شیریں خوش مزہ
۲۱	بران کولا	ـ مار	"	"
۲۲	چینی شکر گول	۲ مار	"	نہایت بے ریشہ شیریں خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۲۳	چینی شکر پیتا	۲ مار	"	"
۲۴	بیل خاص	ـ مار	"	نہایت شیریں بے ریشہ۔ بیل کیطرح بویا
۲۵	جنسی گھوس	ـ مار	"	شیریں۔ بے ریشہ لذیذ بہت قابل توجہ

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام چمن جہان پیدا ہوتا	کیفیت
۲۶	مدراسس	۲ مار	اسارچمن	نہایت بے ریشہ - لذیذ شیرین بہت قابل توجہ
۲۷	کوپر	۲ مار	"	بے ریشہ - لذیذ - شیرین
۲۸	امام پسند	— مار	"	نہایت بے ریشہ نہایت شیرین - خوش مزہ بہت قابل توجہ
۲۹	آشو کرجی	۲ مار	"	شیرین - بے ریشہ - خوش مزہ
۳۰	سندر شاہ	— مار	"	ایک قسم کا سیندوریہ ہی موافق مطبوع نہیں ہے
۳۱	سیندوریہ قاضی صاحب	— مار	"	بے ریشہ شیرین - لذیذ - خوش رنگ - قابل توجہ
۳۲	محبوب نواز	— مار	"	ایک قسم کا بمبئی ہے -
۳۳	لنگڑا یا	" مار	"	حالت خامی مین کسیقدر شیرین ہوتا ہے
۳۴	بیری	— مار	"	نہایت بے ریشہ لذیذ قابل توجہ
۳۵	نبر ذ بنی	۲ مار	"	بے ریشہ لذیذ - شیرین - قابل توجہ
۳۶	بندرانی	۲ مار	"	شیرین - خوش مزہ ومطبوع
۳۷	بیڈیم	" مار	"	شیرین خوش مزہ مطبوع - درخت اسکا بغایت پست قد ہوتا ہے -
۳۸	کچی میٹھا	— مار	"	نہایت شیرین - بے ریشہ - خوش مزہ - حالت خامی مین بھی میٹھا ہوتا ہے -
۳۹	مرشد آباد	— مار	"	شیرین بے ریشہ - خوش مزہ - قابل توجہ -
۴۰	گوگو آ	۲ مار	"	شیرین - نہایت بے ریشہ مغز بستہ و خشک تر عرق کا نام نہین -
۴۱	کالا پہاڑ	۵ مار	"	نخم مرشد آباد ہی بہت کچھ قابل توجہ ہے -

نمبر شماری	نام انبہ	ثمر تخمینا وزن	نام و چمن [illegible]	کیفیت
۴۲	کپاٹ بھانگا	ــ مار	اساڑھ	بہت شیرین بی ریشہ۔ خوش مزہ۔ عمدہ آم ہے
۴۳	کشن بھوگ	۱ مار	”	بہت شیرین بے ریشہ خوش مزہ قابل توجہ
۴۴	گلاب گند	۲ مار	”	شیرین خوش مزہ بے ریشہ۔ بویا۔
۴۵	نواب پسند	۲ مار	”	ہلکی شیرینیت کے ساتھہ خوش مزہ بے ریشہ
۴۶	الفانزو (Alphonso)	ــ مار	”	نہایت بی ریشہ بغایت شیرین خوش مزہ لاجواب نہایت قابل توجہ
۴۷	آرتیمہ ناٹ (Artimanatt)	ــ مار	”	عمدہ قابل توجہ
۴۸	کمرساپات کلان	۰ مار	”	بعد الفانزو کے اسیکا درجہ ہی بہت کچھ قابل توجہ ہے۔
۴۹	کمرساپات خورد	۲ مار	”	”
۵۰	گلاب خاص	ــ مار	”	نہایت خوش رنگ بہت شیرین مگر الفانزو اور کمرساپات کی برابر بے ریشگی ہین نہین ہے
۵۱	سفیدہ لکھنؤ	۲ مار	”	نہایت خوش مزہ مشہور و معروف یا روا [illegible]
۵۲	دودہ مونگیر	ــ مار	”	نہایت شیرین بغایت بی ریشہ رقیق شیرہ سفیدہ سے بمراحل بہتر
۵۳	سویا فرخ آبادی	مار	”	صرف مربے کی مصرف کا ہی لیکن کثیر الاثمار ہوتا ہے
۵۴	سویا نیورہ	مار	”	بخلاف اور سویا کی شیرین خوش مزہ وبستہ مغز ہوتا ہے
۵۵	کمرساپات دو فصلہ	۰ مار	اساڑھ و کاتک	دو بار ثمر لاتا ہی کمرساپات فصلی کیطرح اثمار عمدہ لاتا ہے
۵۶	ہیم ساگر	ــ مار	اساڑھ	یہ آم الفانزو کمرساپات سے بھی بہتر ہی عجیب لاجواب آم ہی

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام مہینہ جس میں پکتا ہے	کیفیت
۵۷	زرد آلو	—ار	اساڑھ	اس آم کا درجہ بمبئی پاپات وغیرہ کے برابر ہے [آم اچھا ہے]
۵۸	سرخا	—ار	〃	اعلیٰ درجہ کے آموں سے ہے نہایت قابل توجہ ہے
۵۹	دریا	۰ار	〃	بے ریشہ ہوتا ہے مگر مؤلف کو چندان مطبوع نہیں ہے
۶۰	معرپانڈت جی	کہہ ار (?)	〃	نہایت شیریں بے ریشہ خوش مزہ بہت قابل توجہ
۶۱	مالدہ نیورہ زرد	۰ار	〃	اسکی عمدگی مشہور خاص وعام ہے۔
۶۲	مالدہ بھاگلپور سبز	۰ار	〃	〃
۶۳	مالدہ پٹنہ سبز	۰ار	〃	〃
۶۴	مالدہ پٹنہ زرد	۰ار	〃	〃
۶۵	مالدہ نیورہ زرد آلو	۰ار	〃	〃
۶۶	مالدہ بڑا	ار	〃	تمام اقسام مالدہ سے بزرگ تر
۶۷	مالدہ لاسج	—ار	〃	اقسام مالدہ سے عمدہ تر لاجواب آم ہے
۶۸	مالدہ سنگھاپور	۱ار	〃	مالدہ پٹنہ کی طرح اچھا ہوتا ہے
۶۹	کیلوا محی الدین نگر	—ار	〃	شیریں ۔ بے ریشہ
۷۰	بھٹال	۱۰ار	〃	بے ریشہ مگر صرف مربے کے مصرف کا
۷۱	جانسن (Johnson)	—ار	〃	شیریں خوشبو مزہ مطبوع
۷۲	اننا سی قاضی صاحب	—ار	ساون	مثل معمولی مالدہ کے بے ریشہ شیریں نیت کم کیسقدر اننانس کی طرح بو یا۔
۷۳	کلان لکھنؤ	ار	〃	نہایت شیریں خوش مزہ اور بے ریشہ بہت کچھ [قابل] توجہ شائقین لاجواب آم ہے
۷۴	موہن بھوگ نمبر ۱	ار	〃	نہایت بے ریشہ شیریں خوش مزہ قابل توجہ

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	علاقہ جس میں کاشت ہوتا ہے	کیفیت
۷۵	موہن بھوگ نمبر ۲	۰؍ار	ساؤن	نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ قابل توجہ
۷۶	پٹیرس (Peters)	—؍ار	"	مثل الفانزو اور کم ساہابات کی نہایت قابل توجہ
۷۷	ہاپس	—؍ار	"	لاجواب
۷۸	بنگلور	—؍ار	"	نہایت قابل توجہ
۷۹	مہاراج پسند	—؍ار	"	کوئی لطف خاص نہیں رکھتا ہے مگر مشہور خلائق ہورہا ہے کافور کی طرح بو یا ہوتا ہے۔
۸۰	شاہ جنگ نمبر ۱	۵؍ار	"	خوش مزہ۔ بے ریشہ۔ شیرین۔
۸۱	شاہ جنگ نمبر ۲	۵؍ار	"	"
۸۲	دامودر	—؍ار	از ساؤن تا بھادون	مالدہ سے شیرینیت مین کم مگر کثیر الاثمار
۸۳	کشن بھوگ	—؍ار	ساؤن	نہایت شیرین خوش مزہ اور بے ریشہ
۸۴	بانکا	۵؍ار	از ساؤن تا بھادون	نہایت خوشرنگ نہایت خوش مزہ شیرین بے ریشہ بہت کچھ قابل توجہ
۸۵	دوارکا نمبر ۱	؍ار	ساؤن	نہایت بے ریشہ خوش مزہ شیرین۔ قابل توجہ
۸۶	دوارکا نمبر ۲	؍ار	"	ایضاً
۸۷	جالی بند صاگول	؍ار	"	ایضاً
۸۸	جالی بند صالانبا	؍ار	"	ایضاً
۸۹	سپیا	؍ار	"	نہایت بے ریشہ خوش مزہ نہایت شیرین نہایت قابل توجہ
۹۰	شریفا جنگ	۰؍ار	"	"
۹۱	زرد آلو آرہ	—؍ار	"	شیرین بے ریشہ خوش مزہ
۹۲	لنگڑا حاجی پور	۰؍ار	"	نہایت بے ریشہ لذیذ شیرین لاجواب آم ہے پتلا چھلکا اعلے درجہ کے آموں سے ہے

نمبر شماری	نام انبہ	وزن تخمیناً	نام ماہ جسمین پکتا ہے	کیفیت
۹۳	لنگڑا سیدپور	۰/ار	ساون	نہایت بے ریشہ لذیذ شیرین لاجواب آم ہی نہایت اعلےٰ درجہ کے آمون سے ہے
۹۴	شاہ دولہ	۰/ار	"	لذیذ شیرین بے ریشہ بہت قابل توجہ
۹۵	کدوا	۰/ار	"	صرف مربّے کے مصرف کا
۹۶	روشن طباق	ا/ار	"	مشہور آم ہے مگر مولف کو مطبوع نہین ہے
۹۷	کٹھ امبی حاجی پور	۶/ار	بھادون	بے ریشہ شیرین خوش مزہ قابل توجہ
۹۸	کٹھ امبی سیدپور	۶/ار	"	"
۹۹	لوہا جنگ	—/ار	"	نہایت شیرین خوش مزہ و بے ریشہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۰۰	کلوا جھکاری رائے	—/ار	"	شیرین خوش مزہ بے ریشہ
۱۰۱	بھدیا لکھنو	—/ار	"	نہایت شیرین خوش مزہ بے ریشہ
۱۰۲	مالدہ بھدیا	۰/ار	"	نہایت شیرین خوش مزہ بے ریشہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۰۳	مالدہ سیندوریہ	—/ار	"	نہایت خوشرنگ بغایت شیرین خوش مزہ بے ریشہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۰۴	شیرین دہن	۶/ار	"	نہایت شیرین خوش مزہ مشہور و معروف آم ہے
۱۰۵	لنٹرا	"/ار	"	نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ
۱۰۶	کیلوا محبوب	—/ار	"	شیرین بے ریشہ مشہور آم ہے۔
۱۰۷	خربزوا	۰/ار	"	نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ قابل توجہ
۱۰۸	مٹھو اگول	—/ار	"	شیرین بے ریشہ خوش مزہ قابل توجہ
۱۰۹	باغ ڈوگی	۰/ار	"	"
۱۱۰	بھدری نمبر ۱	۰/ار	"	نہایت شیرین بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام مہینہ کب آتا ہے	کیفیت
۱۱۱	بمبئی نمبر ۲	۱۰ ار	بھادون	نہایت شیرین بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۲	سوختہ	۲ ار	"	نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ خشک مغز بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۳	پھوٹ	۱ ار	"	شیرین نہایت بے ریشہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۴	لانبا بمبئیا	۱ ار	"	بغایت شیرین نہایت بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۵	خاتمہ بالخیر	۲ ار	"	نہایت بویا نہایت شیرین بے ریشہ عمدہ آم ہے بہت کچھ قابل توجہ شائقین ہے
۱۱۶	شوکل جی کا بمبئیا	۱۰ ار	"	شیرین آم ہے
۱۱۷	لالن والا	۲ ار	"	شیرین خوش مزہ قابل توجہ
۱۱۸	سالن والا	۲ ار	"	نہایت شیرین بغایت بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۱۹	فجری نمبر ۱	۱ ار	"	آمونکا بادشاہ ہے مراد پٹنے سے لاجواب ہوتا ہے
۱۲۰	فجری نمبر ۲	۱ ار	"	ایضاً
۱۲۱	فجری نمبر ۳	۱ ار	"	ایضاً
۱۲۲	فجری نمبر ۴	۲ ار	"	ایضاً
۱۲۳	گول بمبئیا	۱ ار	"	بے ریشہ شیرین خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ
۱۲۴	راڑھی	۱ ار	آسن	ایضاً
۱۲۵	دودھیا	۲ ار	"	نہایت بے ریشہ نہایت خوش مزہ نہایت شیرین فجری کا ہمسر

نمبر شماری	نام انبہ	وزن تخمیناً	نام موسم پختگی	کیفیت
۱۲۶	کنور بہار	۵ ۱ر	آسن	نہایت بے ریشہ خوشمزہ قابل توجہ ہے
۱۲۷	بے ریشہ	ــ ۱ر	”	نہایت بے ریشہ خوش مزہ شیرین قابل توجہ ہے
۱۲۸	میر جعفر شاہ نمبر ۱	۱۰ ۱ر	کاتک	بے ریشہ نہایت شیرین خوش مزہ بہت قابل توجہ
۱۲۹	میر جعفر شاہ نمبر ۲	۱۰ ۱ر	”	”

فصل دوم تجویز زمین کے بیان مین

واضح ہو کہ ہر زمین کو آم کے بالیدہ کرنے کی صلاحیت نہین ہے بعض زمین ایسی ہوتی ہے کہ جس مین درخت جلد تیار ہو جاتا ہے اور بعض دیر مین اور بعض مین ہوتا ہی نہین - وہ زمین جس مین جلد تیار ہوتا ہے مرطوب و نرم ہوتی ہے - جیسے حاجی پور - منظفرپور - بھاگلپور - مالدہ - مرشدآباد وغیرہ کی زمین - جسقدر جلد آم کا باغ ایسی زمین مین تیار ہوتا ہے اور کسی قسم کی زمین مین نہین تیار ہو سکتا ہے - جب زمین سخت اور خشک ہوتی ہے تو بدقت درخت اوگتے ہین مثلاً وہ زمین جیسے رہڑ اسکتے ہین آم کے بالیدہ کرنے کی صلاحیت کم رکھتی ہے اسیطرح خالص کیوال مین بھی دیر کرکے درخت بالیدہ ہوتا ہے - رہڑا مین خشکی زیادہ ہوتی ہے اور کیوال مین سختی - لیکن کیوال کا نصب کردہ درخت مضبوط اور شاداب ہوتا ہے بخلاف رہڑا کے کہ درخت کو شاداب رکھنے کی صلاحیت ہی نہین رکھتی کیوال کے درخت کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور پھل بھی زیادہ شیرین ہوتا ہے اور پتے گاڑھے سبز ہوا کرتے ہین جو درخت کی صحت مزاجی کی خبر دیتے ہین یہی وجہ ہے کہ پٹنہ کی مالدہ اور بمبئی حاجی پور اور منظفرپور وغیرہ کی مالدہ اور بمبئی سے زیادہ شیرین ہوتے ہین اسکی وجہ یہی ہے کہ پٹنہ اور اطراف پٹنہ مین کیوال زمین ہے بمجبوری لوگ کیوال ہی مین درخت لگاتے ہین - لیکن اگر کیوال مین آمیزش گوری مٹی کی ہوتی ہے تو درخت کی بالیدگی مین اسقدر دیر نہین ہوتی ہے جیسا کہ خالص

کیوال مین بلکہ میری دانست مین اس دیار پٹنہ مین آم کا باغ لگانے کے لئے مناسب ترین
زمین گوری مٹی آمیز کیوال سے بلندری زمین اوس قسم کی جیساکہ گنگا پار دیکھی جاتی ہی
پٹنہ کی اطراف مین کم ہے۔ لیکن بعض جگہ ندیون کے قرب مین پائی جاتی ہے ایسی جگہون
مین آم کے باغ کے جلد تیار ہونے کا زیادہ قرینہ ہے۔ مگر عموماً اس وضع کی نرم اور
مرطوب زمین نہین ملتی ہے۔ ایسی صورت مین گوری مٹی آمیز کیوال کو غنیمت سمجھنا
چاہئیے۔ اس معنی کر کے بھی کہ اگرچہ ایسی زمین مین کسیقدر دیر کے ساتھہ بالیدہ ہوتے
ہین مگر درخت شاداب رہتے ہین اور پھل بیشتر دیتے ہین۔ وہ زمین جس مین آم کا درخت
بالیدہ نہین ہوتا بلکہ بیشتر مرجاتا ہے سنگ آمیز ہوتی ہے یا اوس مین ٹھکری
یعنی پارہاے سفال کی امیزش کثرت سے ہوتی ہے۔ جیساکہ آبادی کے قریب کی
زمین دیکھی جاتی ہے۔ ان قسمون کی زمین مین آم کے درخت بالیدہ نہین ہوتے بخلاف
درخت لیمون۔ کولا و ماہتابی کے کہ اونکے واسطے ایسی ہی اراضی درکار ہوتی ہین۔

تجویز اقسام اراضی کے علاوہ باغ لگانے والے کو لازم ہے کہ موقع اراضی
پر بھی خیال کرے۔ یعنی اراضی کے نشیب و فراز کا بھی لحاظ درکار ہے مثلاً اگر زمین
اسقدر نشیب ہے کہ ایام بارش مین اوسکے نہ آب ہونے کا یقین ہے تو ایسی جگہہ
مین زمین کے عمدہ ہونے کے ساتھہ ہی درخت نصب نہ کرے اسوجہ سے کہ پانی مین ڈوبنے
سے بیشتر آم کا درخت ضائع ہوجاتا ہے یا زمین ایسی بلند ہے کہ درختون کی سیرابی بلندی
کی وجہ سے دشوار ہوگی تو قصد درخت لگانے کا نہ کرے یا یہ کہ اوس زمین مین کنوان
کھودنے سے پانی نہین نکلتا ہے۔ اور آس پاس کی زمین کی بھی کیفیت یہی ہے۔ یا کسی
خاص وجہ سے سیرابی کی کوئی صورت معقول اوس جگہہ مین معلوم نہین ہوتی ہو تو بھی
درختون کے لگانے سے احتراز کیجئے اسیطرح اگر کسی اراضی مین کوئی کہنہ باغ آم کا ہو
تو فوراً نئے باغ لگانے کا خیال نہ کرے بعد کاٹے جانے کے جب تک درختان کہنہ کی

جڑون کے سڑ جانیکا یقین نہ ہولے باغ تازہ کی آراستگی کا خیال نہین کرنا چاہیئے۔ ناتجربہ کار اکثر ایسا کرتے ہین کہ باغ کہنہ کو کاٹکر فوراً نئے درخت نصب کر ڈالتے ہین اور پھر درختان نو کی غیر بالیدگی کی شکایت کرتے ہین۔ باغ لگانے والے کو یہ بھی لازم ہے کہ قبل درخت نصب کرنے کے یہ دیکھ لے کہ اراضی تجویز کردہ کی اطراف مین کہنہ درخت ہاے سایہ دار تو نہین ہین اگر ہون تو درخت تازہ لگانے کا قصد نہ کرے۔ کہنہ درختون کے سایہ اور جڑون سے نئے درختون کو ضرر سخت پہونچتا ہے۔

فصل سوم دربیان اصلاح زمین

ظاہر ہے کہ ناموضوع زمین کو موضوع بنانا آسان کام نہین ہے۔ سرشت کا بدلنا دشوار امر ہے۔ لیکن جہانتک اصلاح ممکن ہو کرنا چاہیئے۔ درخت لگانے کے قبل لازم ہے کہ زمین گینتی یا پھوڑہ سے خوب کھودی جاے تاکہ گھانس کی جڑین بالکل اوکھڑ جائین بعد ازان ہل سے زمین کو خوب جوتنا چاہیئے۔ اور بعد جوتنے کے برابر کرنا درکار ہے۔ اس تردد سے جتنے خودرو نباتات ہین سب غائب ہو جائینگے۔ اور جب درخت آم کے نصب ہونگے تو پوراً تغذیہ زمین سے آم کے درختون کو نصیب ہوگا۔ جسقدر زمین گوڑی اور جوتی جائیگی اور گھانس جڑ سے نکالی جائیگی اوسیقدر آم کے درختون کو قوت ملیگی۔ ایک قسم گھانس کی ہوتی ہے جسے اس ملک مین کنرا کہتے ہین اور شکل اوسکی مثل کاسن کے ہوتی ہے اس گھانس کی جڑ بہت دور تک زمین مین چلی جاتی ہے۔ جس زمین مین یہ گھانس ہوتی ہے اوس مین آم کے درخت بالیدہ نہین ہوتے اور اون کے پتے ہمیشہ زرد رہا کرتے ہین۔ اس گھانس کے دفع کرنے مین کوشش بلیغ درکار ہے۔ جبتک یہ گھانس غائب نہولے لازم ہے کہ درخت نصب کرنے سے احتیاط کیجاے۔

جب زمین مین خشکی زیادہ ہوتی ہے تو اوس مین کدوے شیرین دراز کا بونا آم نصب کرنے کے قبل بہت مفید ہوتا ہے۔ چند سال اگر کدوے شیرین ایسی خشک زمین

مین بو یا جاے تو زمین مین آم کے بالیدہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے - مگر اصلاح کا یہ انتظار کیا کم مصیبت خیز ہے دوسری ترکیب یہ ہے کہ جہان جہان پر درخت نصب کرنا منظور ہو وہان کنوؤن کے طور پر گڈھے کھود کر اچھی قسم کی مٹی بھری جاے اور بعد ازان وقت مناسب مین درخت نصب کئے جائین - اس ترکیب کی اوس حالت مین بڑی ضرورت ہوتی ہے کہ جب زمین مین سنگریزے یا کھنگری کا شمول ہوتا ہے - کھنگری ملی ہوئی زمین مین بیشتر آم کے درخت مرجاتے ہین اور اگر زندہ بھی رہتے ہین تو ہمیشہ اونپر مردنی سوار رہتی ہے

له دریان کھود کر پہلے ترکیب دادہ مٹی بھرنا چاہئے اور تب درخت نصب کئے جاوین - اس صورت سے درختون کا بالیدہ ہونا ممکن ہے - بعض حالت مین مجرد خارجی مٹی بھرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہین ہوتا ہے - جیسا کہ نقل ذیل چشم دید مؤلف کی ہے -

ایک شائق ذی رتبہ نے ایک ایسی اراضی مین باغ لگایا کہ جس مین سنگریزون کا شمول کثرت سے تھا - درخت نصب کرنے کے بعد درخت خشک ہونے لگے تب اونھون نے عمیق گڈھے کنوان کے طور سے کھدوائے اور دور دور سے مٹی منگوا کر اون گڈھون مین بھرے اور پھر درخت نصب کئے - اس دفعہ درخت بالیدہ ہونے لگے - لیکن چند سال کے بعد پھر خشک ہونے لگے اب معلوم ہوا کہ جب درختون کی جڑین بھراؤ مٹی سے نکلکر قدیم مٹی مین پہونچین تو موت بھی آحاضر ہوئی تب اوس شائق نے سر نو سے گڈھے کھدوائے اور پھر دوسری جگہہ سے مٹی منگوا کر اون گڈھون کو بھرا اور درخت نصب کئے - پھر درخت بطور سابق خشک ہوے - مگر شائق صاحب باز نہ آئے اسی طور سے پھر کاربند ہوئے - ہوتے ہوتے آخر کار ایک خزان صورت باغ مرتب ہوا - لیکن اس کد و کاوش مین تیس سال سے زیادہ گذر گئے اور باغبانی کا سلسلہ تا آخر عمر اون کے قائم رہا راقم الحروف جب صاحب باغ سے باغ کی خیریت پوچھتا تھا تو ہمیشہ ہنسکر فرماتے تھے کہ منظور شغل ہے آرائش باغ نہین ہے - اس قدر سے سنگریزہ آمیز زمین کی صلاحیت کا اندازہ خوب ہوتا ہے -

ایسی زمین مین درخت لگانا ہی فضول ہے۔ کوسے کنڈین وکاسے برآوردن کا مضمون ہے

یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ درخت نصب کرنے کے قبل زمین کی نشیب و فراز کو دور کر لینا چاہئے کہ سیرابی کے وقت تردد لاحق نہو اور جریان آب آسانی سے ہو سکے جہان بلندی ہو وہان سے زمین بقدر ضرورت کاٹکر دور کرنا چاہئے اور جہان نشیب ہو دوسری جگہ سے اچھی مٹی لاکر بھرنا چاہئے۔

بعض شخص کا یہ تجربہ ہے کہ جس جگہ درخت لگانا ہو وہان دو تین مہینہ قبل سے زمین کھود کر گوبر بوسیدہ بھرنا چاہئے مگر اوس زمین مین جہان دیمک کی کثرت ہو اس طریقہ سے احتیاط لازم ہے۔ اگر زمین مناسب ہے تو خارجی اصلاح کی کوئی حاجت نہین صرف کھودنے اور جوتنے سے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اصلاح کامل طور سے ہوجاتی ہے

فصل چہارم درخت نصب کرنیکے زمانیکے بیان مین

بیشتر اشخاص اس ملک مین اساڑھ کے مہینے مین آم کے درخت نصب کرتے ہین اور اس زمانے کو مناسب ترین زمانہ اس کام کے واسطے سمجھتے ہین۔ لیکن راقم الحروف کے نزدیک بہترین زمانہ اس کام کے واسطے کاتک اور اگھن کا زمانہ ہے لیکن جاڑے کے جاڑے مین آم کا درخت نصب نہین کرنا چاہئے سوا کاتک۔ اگھن کے زمانہ کو ترجیح اس وجہ سے ہے کہ برسات نکل جانے کے بعد زمین مین ایک مناسب درجہ کی رطوبت رہ جاتی ہے اور گرمی کا اثر بالکلیہ باقی نہین رہتا ہے اسی لئے آسن اور کاتک کے لگائے ہوئے درخت بہ اعتبار اساڑھ کے لگائے ہوئے درختون کے کم خشک ہوتے ہین۔ لیکن بیساکھ۔ جیٹھ مین درخت نصب نہین کرنا چاہئے بدین وجہ کہ زمین مین رطوبت بقدر ضرورت باقی نہین رہتی ہے اسی لئے نصب کرنے سے درخت خشک ہو جاتے ہین۔ پھاگن مین اگر بارش ہوگئی ہو تو بضرورت درخت لگانا چندان مضائقہ نہین رکھتا۔ مختصر یہ ہے کہ رطوبت کافی کے موجود رہنے کے بغیر

درخت نصب کرنا مناسب نہین ہے۔ ظاہر ہے کہ پھر آسے بغیر رطوبت پیدا نہین
ہوتی ہے۔ گر جیون جیون بارش ہوتی جاتی ہے رطوبت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ کثرت
رطوبت بھی آم کے درخت کے واسطے مضر ہے اس واسطے کاتک۔ اگھن کا انتظار
درخت نصب کرنے کے واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ سب زمانہ
سے بہتر زمانہ اس کام کے واسطے کاتک اور اگھن کا ہے۔ حتے الوسع اسی زمانہ مین
درخت نصب کرنا چاہیے۔ لیکن اگر کسیکو بیساکھ جیٹھ مین کسی وجہ کرکے درخت
لگانے کی مجبوری ہو جائے تو لازم ہے کہ جس جگہ پر درخت لگانا ہے وہان دری[1] کھودے
اور اوس دری مین ہفتہ روز تک شام کے وقت پانی خوب دیا کرے۔ اس ترکیب سے
زمین وہان کی مزاجاً مرطوب ہو جائیگی تب غروب آفتاب کے وقت اوس مین درخت
بیٹھا کر پانی دیوے شب بھر کی ٹھنڈک سے درخت شاداب ہیگا اور آیندہ دن کی دھوپ
کا متحمل ہو سکے گا۔ پھر شام ہوتے پانی دیوے اور اگر ضرورت دیکھے تو دن کو آفتاب سے
بچانے کے لئے اوسپر کسی چیز کا سایہ کر دے اور رات بھر کھلا رکھے کہ شبنم سے تری
پہونچا کرے اس ترکیب سے درخت کے سلامت رہنے کا گمان کیا جاسکتا ہے۔ ورنہ
بے پرواہی سے درخت کا مر جانا ایک یقینی امر ہے۔

فصل پنجم آم کے درخت نصب کرنیکے بیان مین

جب زمین تیار کی جا چکے تب چاہیے کہ زمین کو پیمائش کرکے دری کھودین ہر دری
ایک دوسرے سے چالیس فٹ کے فاصلے سے کم نہو اگر ۴۵ فٹ کے فاصلے پر
ہو تو اور بھی بہتر ہے بہر حال یہ بات ملحوظ رہے کہ ایک بیگہہ مین ۲۰ سے زیادہ درخت
جگہہ نہ پاوین یعنی فی کٹھہ ایک درخت اوسط اگر بیس سے فی بیگہہ کم پڑین مثلاً سترہ

[1] دری عبارت اوس گڈھے سے ہے جس مین درخت نصب کیا جاتا ہے۔

یا شمارہ تو اور بھی خوب ہی لیکن بہت زیادہ ہونا مناسب نہین ہے - زیادہ فاصلہ پر
درخت نصب ہونے سے درختون کو بالیدہ ہونیکا موقع ملتا ہے اور پھل بھی حسب مراد
ہوتے ہین - جاننا چاہیئے کہ ہوا اور دھوپ درختون کی بالیدگی اور حسب مراد ثمر دینے
کے واسطے اشد ضروریات سے ہین - جب تک مناسب فاصلے پر درخت نہین لگائے
جائینگے تب تک اونکو ہوا اور دھوپ حسب مراد نصیب نہین ہو سکتی - اکثر ناتجربہ کار
اسقدر قریب قریب درخت لگاتے ہین کہ تھوڑے عرصہ مین ایک درخت دوسرے
درخت سے مل جاتا ہے اور ایک دوسرے کو دباکر خراب کرتا ہے - اسی لئے اس طرحکا باغ
جسمین درخت قریب قریب لگائے ہوئے ہوتے ہین - حسب مراد پھل نہین دیتا ہے -
آخر صاحب باغ کو درختون کو موقع موقع سے کاٹنا ہوتا ہے - اکثر اس تراش خراش سے
باغ کا باغ بدصورت ہو جاتا ہے اور پروردہ درختون کے کاٹے جانے کی حسرت دل
مین رہ جاتی ہے - پس باغ لگانیوالے کو فاصلہ مناسب کا ملحوظ رکھنا ضروریات سے ہی
ورنہ بالآخر بے پروائی کا ثمر تلخ چکھنا ایک امر ضروری متصور ہے -

جب دربان کھودی جا چکین تو لازم ہے کہ زمین خشک رہنے کی حالت مین اوس
مین دو تین روز شام کے وقت پانی علے الاتصال دیا جائے تاکہ زمین کی خشکی دفع ہو جائے
اور زمین کے تر رہنے کی حالت مین دو تین روز دربون کو بحالت خود چھوڑ دین کہ زمین
کی گرمی نکل جائے اور بھی اگر ضرورت سے زیادہ رطوبت ہو تو حالت اعتدال پر آجائے
بعد ازان صبح یا شام کے وقت درخت نصب کئے جائین اگر گرم موسم کی آمد ہو تو شام
کو نصب کرنا ضروریات سے ہے - وقت دربی کھودی جانے کے لحاظ کرنا چاہیئے کہ زمین
سخت ہی یا نرم - اگر سخت ہے تو پہلے کہین سے نرم مٹی لاکر اوس دربی مین بھر دین اور اوسی
نرم مٹی سے درخت کا تھالہ بنا دین - کیونکہ اس مٹی مین جب درخت لگانا ہو تو ضرور دو برس
مٹی منگاکر دربون مین ڈالی جائے - اور بعد ازان پھر اوسی دو برس مٹی سے تھالہ بنایا جائے

اس عمل سے یہ ہوگا کہ ابتدا مین درختون کو جڑ پکڑنے مین دشواری نہوگی - اور جب سیراب
کرنا ہوگا تو سیراب کرنے مین آسانی ہوگی - آسانی کی وجہ یہ ہے کہ دورس مٹی گرمیون کے
دن مین کیوال مٹی کی طرح شق نہین ہو جاتی ہے - ہر فصل مین بستہ رہتی ہے جسقدر یہ
تھالے مین پانی وقت سیرابی کے پہونچتا ہے تھالے مین قائم رہتا ہے بخلاف کیوال
کے کہ گرمیون کے دن مین شق درشق ہو جاتی ہے - اور جسقدر سیراب کیجئے تھالے مین
رہنے کے عوض پانی ادھر اودھر بموقع طور سے زمین مین سما جاتا ہے اور درخت حسب
مراد سیرابی سے محروم رہ جاتے ہین

دریون مین درخت بٹھانے کے وقت یہ امر قابل لحاظ ہے کہ درخت جو گملون مین ہون
یا موبجر مین ہون اونھین اسطور سے نصب کرنا چاہیے کہ اونکی جڑون کی مٹی بحال خود رہے
اکثر جڑون کی مٹی کے منتشر ہو جانے سے نصب کئے جانے کے بعد درخت خشک ہو جاتے
ہین پس جڑون کی مٹیون کا لحاظ ضروری ہے - کسی صورت سے جڑون کی مٹی منتشر
ہونے نہ پاوے تاکہ درختون کی جڑون کو کسی قسم کا صدمہ نہ پہونچے - نصب کرنے کے
وقت جڑون کی مٹی کو نہ نہایت خشک رہنا چاہیے نہ نہایت تر زیادہ خشک ہونے سے
منتشر ہو جانے کا خوف رہتا ہے - اسیطرح نہایت درجہ کی تری کی حالت مین مٹی کا جڑون
سے علحدہ ہو جانا قرین قیاس ہے - اسی لئے نصب کرنے کے وقت گملے یا موبجر کو پانی
سے سیراب نہین کرنا چاہیے -

فصل ششم درختونکی تختہ بندی کے بیان مین

واضح ہو کہ درختون کی تختہ بندی بھی ایک امر لحاظ طلب ہی - اور درستگی باغ کے
لئے ضروریات سے ہے - آمون کے پختہ ہونے کی فصلون کے اعتبار سے تختہ قائم کرنا
چاہیے مثلاً جتنی قسمین آم کی جیٹھ مین پکتی ہین ایک طرف لگائے جاوین - اسیطرح

جو اساڑھہ ۔ساون ۔بھادون ۔آسن ۔کاتک مین پکتے ہین اونکے تختہ موقع موقع سے علحدہ علحدہ تیار کئے جاوین ۔اس ترتیب کے اختیار کرنے مین پھلون کی نگاہداشت کا انتظام عمدہ طور سے ہو سکتا ہے ۔اکثر نا تجربہ کار بیمی کے ساتھہ مالدہ لگاتے ہین اور پھر اوس مین فجری ۔راڑھی ۔کنکا ۔میر جعفر شاہ شامل کر دیتے ہین ۔تختہ کا ٹھیکو ہوا فقیر کا گھگول ہوا کہ پیسہ جو سب کچھہ اوس مین ہے ۔اس بے قرینگی کی وجہ سے مختلف فصلون کے آم کو اکثر بیک وقت توڑ لیتے ہین ۔جب ایک ہی فصل مین ساونیان ۔بھدیان ۔کنکا کو توڑ لیتا ہے تو مختلف فصلون کے آم لگانیکی حاجت کیا ہے ۔ظاہر ہے کہ ہر آم اپنے پختہ ہونے کی فصل مین توڑے جانے سے لطف دکھلا سکتا ہے ۔بہر حال تختہ بندی کا خیال ایک امر ضروری ہے ۔جس شخص کو منظور ہو کہ مختلف فصلون کے آمونکا لطف اوٹھاوے اوسے لازم ہے کہ تختہ بندی کی طرف پوری توجہ کرے ۔ورنہ پھلون کی نگاہداشت کے انتظام مین دشواری لاحق ہوگی اور بد ترتیبی کا نتیجہ بے لطفی ہے ۔

فصل ہفتم تیاری نقشہ رجسٹر باغ کے بیان مین

جب درخت نصب کئے جاچکین تب باغ کا ایک نقشہ صحیح تیار کرنا چاہئے اور اس نقشہ مین جس مقام پر جو درخت نصب ہوا ہو اوسکا نام درج کرنا چاہئے ۔جب ایسا نقشہ تیار رہیگا تو اوس حالت مین کہ جب کوئی درخت خشک ہو جائیگا یا کسی درخت کو بدلنا ہوگا تو اوس نقشہ کو دیکھکر نئے درخت کی تجویز کرنے مین آسانی ہوگی ۔مثلاً یہ کہ اگر کوئی درخت خشک ہوا اور یہ امر خیال مین نہین ہے کہ کون قسم کا درخت خشک ہوا ہے تو نقشہ کو دیکھکر معلوم ہو جائیگا کہ فلان قسم کا درخت خشک ہوا ہے ۔پھر اوس خشک شدہ درخت کی جگہہ اوسی قسم کا نیا درخت لگایا جاسکتا ہے ۔ایسا کرنے سے تختہ بندی مین کوئی خلل واقع نہین ہوگا ۔ظاہر ہے کہ جس باغ مین سیکڑون قسم کے آم نصب کئے گئے ہون

انسان حافظہ پر تکیہ نہین کرسکتا ہے - تحریری کارروائی کے بغیر کام چل نہین سکتا ہے
اکثر باغ لگانے والے باغ کا نقشہ نہین رکھتے اگر اون سے پوچھئے کہ فلان فلان کون
قسم کے درخت ہین تو اکثر درختون کو تمیز نہین کرسکتے - جب کوئی درخت خشک ہو جاتی
تو لحاظ فصل کے بغیر جس قسم کا درخت ملا خشک شدہ درخت کی جگہ پر نصب کر دیتے ہین
جب باغ پھل دینے لگتا ہے تب یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بعدیان بین اسارمی کی آمیزش
ہو گئی ہے - اسارمی مین بعدیان مل گیا ہے اور اسیطرح ہر تختہ فقیر کا گجگول ہو گیا ہے
ظاہر ہے کہ بے ترتیبی تختہ بندی کا لطف پیدا نہین کرسکتی - اسیلئے لازم ہے کہ اس
بے عنوانی سے بچنے کے لئے کسیقدر تحریری کارروائی پر عمل ہون -

جب کوئی نیا درخت نصب کیا جاے تو لازم ہے کہ باغ کے نقشہ مین صحت مقام
کو ملحوظ رکھکر نام اوسکا درج کیا جاے - اور ایک مختصر کیفیت اوسکی نسبت نقشہ کے
حاشیہ پر یا الگ کسی رجسٹر مین حوالۂ قلم کر دیجاے -

تحریری کارروائی کی پابندی سے انسان دھوکھا اوٹھا نہین سکتا ہے - اکثر لوگ درختون
مین اون کے نام لکھکر تختیان آویزان کر دیتے ہین - مگر اون درختون کے نام اور حالات
مندرج دفتر نہین کرتے - اس بد تدبیری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب تختی گم ہو جاتی ہے
تو درخت کا نام بھی دفتر نسیان مین داخل ہو جاتا ہے ظاہر ہے کہ جو شخص دس پانچ
درخت لگاتا ہے وہ اپنے سینہ کو سفینہ بنا سکتا ہے - مگر جہان سیکڑون کا حساب
ہو وہان تحریری کارروائی کے بغیر کام نہین چل سکتا ہے -

نقشہ کے علاوہ ایک رجسٹر بھی رکھنا چاہئے کہ جس مین درختون کے نام مع
تفصیل حالات مندرج کئے جاوین اور جیون جیون درخت مثمر ہوتے جاوین اون کے
کیفیات مندرج رجسٹر ہوتے جاوین -

فصل ہشتم سیرابی اور گوڑن کے بیان مین

واضح ہو کہ صحتمندی اور بالیدگی کے واسطے سیرابی اور گوڑن کے برابر کوئی
شے سودمند نہین ہے۔ آم کے درخت کے واسطے لوہا اور پانی درکار ہے۔ لوہا عبارت ہے
کھرپی سے۔ موقع سے کھرپی اور موقع سے پانی پانا درختون کے حق مین نہایت فائدہ بخش
متصور ہے۔ سیرابی اور گوڑن کے بغیر نہ درخت بالیدہ ہو سکتے ہین اور نہ اون مین بڑی رنگی
اور لطافت پیدا ہو سکتی ہے۔ واقعی یہ ہے کہ اگر زمین مناسب ہے تو درختون کے
بالیدہ کرنے کے واسطے کھرپی اور پانی کے سوا کوئی دوسری شے درکار نہین ہے اقسام
مصالح اور دیگر ترکیبون کی ضرورت درحقیقت او سوقت مین ہوتی ہے۔ جب زمین
مین صلاحیت معقول درختون کے بالیدہ کرنے کی حاصل نہین رہتی ہے۔

سیرابی مختلف فصلون مین مختلف اندازسے عمل مین آئے۔ ظاہر ہے کہ ساون بھادون
مین سیرابی کی حاجت نہین ہوتی ہے۔ برسات مناسب ہونے کی حالت مین آسن کاتک
مین بھی سیرابی کی حاجت نہین ہوتی۔ اگھن مین ایک بارگی سیرابی کافی ہوتی ہے۔ اسیطرح
پوس ماگھہ مین بھی دو تین بار کا سینچنا خالی از نفع نہین ہوتا۔ لیکن بعض حالت مین پالے
کے جاڑون مین جب ہوا پچھوا چلتی ہے اور بشرطیکہ درخت کم عمر ہون تو موقع موقع
سے سینچنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے جیساکہ فصل آیندہ مین مذکور ہوگا۔ بہرحال پھاگن
سے سینچنے کی ضرورت شروع ہوتی ہے۔ اور چیت مین درخت سیرابی کے خاصے محتاج
ہو جاتے ہین۔ بیساکھ جیٹھ اور کبھی اساڑھ مین سیرابی کی حاجت بہت بڑھ جاتی ہے
جیون جیون تپش کو ترقی ہو سیرابی کی طرف زیادہ توجہ رکھنا چاہئے۔ یہی زمانہ درختون
کے خشک ہونے کا ہے۔ اگر مناسب طور سے گرمی کے مہینون مین درخت سیراب نہین
کئے جاوین تو یا فصل گرما مین مرجاتے ہین یا برسات مین مرنے لگتے ہین۔ اگر زندہ بھی رہے
تو بالیدہ نہین ہوتے۔ ہمیشہ پژمردگی اون پر سوار رہتی ہے۔ اور جوان ہونے پر حسب

مراد ثمر نہین دیتے ہین۔ ایسے درختون کی کیفیت اون اطفال سے مناسبت رکھتی ہے جو بہ سبب نہ پانے شیر مادر کے سیانے ہونے پر بھی ضعیف و ناتوان رہتے ہین۔

درختون کی عمر ملحوظ رکھکر اونھین سیراب کرنا چاہیئے جو بچے درخت ہین اون کو زیادہ سیراب کرنا چاہیئے۔ چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ اور بھی اساڑھ مین بچے درختون کو ایک روز درمیان دیکر سینچنا چاہیئے۔ اور قدکشیدہ درختون کو ہفتہ واری بہترین وقت سیرابی کے لئے صبح یا شام ہے۔ اگر رات کو بعد غروب اور صبح کو قبل طلوع آفتاب کے درخت سینچے جاوین تو اور بھی سیرابی درختون کو مفید ہوتی ہے مگر گرم وقت مین زینہار درخت کو سینچنا نہین چاہیئے۔ مثلاً دوپہر کو سیرابی سے بالکلیہ احتراز کرنا چاہیئے۔ مختصر یہ ہے کہ جب تک آفتاب کی گرمی تیزی پر ہے تب تک سیرابی کا قصد نہ کرے ورنہ فائدہ کے عوض ضرر مترتب ہوگا۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ مختلف دیسون مین مختلف انداز کی سیرابی درکار ہے۔ تقاضاے ملک و دیار کو خیال کر کے سیرابی کو عمل مین لانا چاہیئے۔ بعض دیار کی زمین بہت مرطوب ہوتی ہے۔ اور آفتاب کی گرمی بھی اوس دیار مین کم محسوس ہوتی ہے ایسی حالت مین اوسقدر سیرابی کی حاجت نہ ہوگی جس قدر کہ ویسے دیار مین کہ جسکی زمین مین یبوست زیادہ اور آفتاب کی گرمی بھی تیز ہوتی ہے۔

سیراب ہونے کے بعد جب درختون کے تھالے خشک ہونے پر ہون تب اونھین کھرپی سے کھودنا چاہیئے۔ جے بار درخت سینچے جاوین اوتنا ہی مرتبہ کوڑے بھی جاوین لیکن اگر ضرورت ہو تو زیادہ کوڑا جانا غیر مناسب نہوگا بلکہ اکثر فصلون مین سیرابی کے عوض کوڑن ہی درکار ہوگی۔ کوڑن اس طرح پر ہوا کرے کہ تھالون مین کہین گھانس باقی نہین رہے۔ اور جو جالے وغیرہ کہ اوپر سے دکھائی دین دور ہو جاوین۔ علاوہ ایسی کوڑن کے سال مین ایک بار[۱] اسطرح سے بھی درختون کی جڑین کھولی جاوین کہ اندھکے جاے بالکل دفع

[۱] ماہ کاتک مین جڑون کو کھولنا چاہیئے ۱۲

ہو جاوین اور درختون کی جڑون مین ہوائے خارجی لگ سکے - بعد ازان جڑین پھر چھپائی جاوینؔ - اس ترکیب سے پھل مین بیریشگی آتی ہے - اور ایسا نہین کرنے سے رفتہ رفتہ بیریشہ پھل ریشہ دار ہو جاتے ہین - اسیطرح سے سال مین دو بار باغ کی تمام اراضی پھوڑون سے کھودی جاوے کہ خود رو درخت گھانس اوس سوتھا دور دفع ہو جاوین - اگر دو بار ممکن نہ ہو تو ایک بار کاتک کے مہینہ مین باغ کے باغ کا پھوڑون سے کھودا جانا ضروری ہے ایامہ برشکال کے خود رو نباتات کا دفع ہونا واجبات سے ہے - ورنہ درختون کے نمو مین خلل واقع ہوگا - مختصر یہ ہے کہ جس قدر اصلاح زمین بطور بالا ہوا کرے گی اوسیقدر درختون کو نفع پہونچے گا - توجہ بلیغ کے بغیر باغ سے متمتع ہونا ناممکن ہے جو شخص پوری توجہ باغبانی کی طرف نہین کر سکتا ہے لازم ہے کہ باغ لگانے کا خیال دماغ سے دور کرے اور جس امر کی طرف توجہ رکھتا ہو اوس مین کوشان ہو - بہت سے اشخاص ایسے ہین جنکو خزان صورت باغ دیکھکر نفرت ہوتی ہے - ایسے لوگون کو لازم ہے کہ درختون کے بددعا سے اپنے کو محفوظ رکھنے کا سامان کرین یعنی یا مناسب طور پر خبر گیر رہون یا درختون کو کاٹکر لکڑہارے کے ہاتھ فروخت کر ڈالین ؎

یا مکش یا دانہ دہ یا از قفس آزاد کن

فصل نہم استحفاظ درختان نصب شدہ کے بیان مین

جب درخت نصب کئے جا چکین تو سیرابی اور گوڑن کے علاوہ یہ امر بھی درکار ہے کہ جو زمانہ آفات سماوی وارضی کے درختون کے برباد ہو جانے کا ہے اوس مین درختون کی نگاہداشت پورے طور سے کرنا چاہیئے پچھلے کے جاڑے کے زمانہ مین درخت پانی سے اکثر مرتے ہین - اوس زمانے مین لازم ہے کہ جس روز معلوم ہو کہ پچھوا تیز چل رہی ہے - اوس روز درختون کو قریب شام کے سینچین - اس موقع کی سیرابی سے یہ فائدہ حاصل

لہ دوسری مٹی سے چھپانا چاہیئے - یعنی وہ مٹی نہین جو کھود کر جڑون سے نکالی جاے -

ہوتا ہے کہ پانی کا اثر درختوں پر سیرابی کے ذریعہ سے کچھ نہین ہوتا ہے۔ ورنہ پچھوا چلنے سے جو پالا شب کو پڑتا ہے۔ اکثر درختوں کو مار ڈالتا ہے۔ بس جاڑے کے زمانہ مین جس روز تیز پچھوا چلے تو سمجھنا چاہیے کہ شب کو پالا پڑیگا ایسی حالت مین شام ہی کو درختوں کو سیراب کر دینا چاہیئے۔

اکثر اشخاص جاڑون کے دنون مین پالے کے خوف سے درختوں پر سایہ[1] کر دیتے ہین۔ اس ترکیب سے درخت پالے کے صدمہ سے بچ تو جاتے ہین لیکن بیساکھ اور جیٹھ کی گرمی کے متحمل نہین ہوتے ہین۔ گرمیون مین بھی ان ناز پروردہ درختوں کو سایہ کی حاجت ہوتی ہے۔ میری دانست مین سایہ کی ترکیب سے سیرابی کی ترکیب بہتر معلوم ہوتی ہے کہ جسکے ذریعہ سے درختوں مین ایسی قوت آجاتی ہے کہ بیساکھ اور جیٹھ کی سختی کو بآسانی برداشت کر لیتے ہین۔ اور ان گرمی کے مہینون مین سایہ کے طلبگار نہین ہوتے ہین۔

کبھی نئے نصب شدہ درختوں کو زیادہ تری اور خاصکر کیچڑ بھی مضر ہوتی ہے۔ خاصکر آسن بھادون کے زمانہ کی حتے الامکان کیچڑ کے دفع کرنے کا سامان کرنا چاہیے۔ ایسی صورت مین تھالون کی مٹی کا بدلنا ضرور ہو جاتا ہے۔ ورنہ درخت کی جڑین کثرت رطوبت متعفنہ کے باعث سڑجاتی ہین اور درخت خشک ہو جاتا ہے۔

واضح ہو کہ بہت سی حالتوں مین استحفاظ کے لئے باعمدہ پختہ چار دیواری یا

---

[1] واضح ہو کہ جس ملک مین سرما کی شدت ہوتی ہے وہان سایہ کرنا ضروریات سے ہے قرب کوہ ہمالہ کے ملکون مین سرما کی سردی باعتبار میدانی ملکون کے سخت ہوتی ہے اگر آم کے نئے درختوں پر سایہ نہ کیا جاوے تو درخت بالکل تلف ہو جاتے ہین۔ بخلاف گرم ملک کے کہ جہان درختوں کو سایہ کی حاجت نہین ہوتی ہے۔ مثلاً ضلع شاہ آباد پٹنہ و مونگیر وغیرہ وغیرہ جو قسمت بنگالہ مین واقع ہین۔

مضبوط گلندازی درکار ہوتی ہے۔ معقول احاطہ ہونے سے سیلاب وغیرہ کا خارجی پانی نہین آسکتا ہے۔ بعض سیلاب کا پانی ایسا خراب ہوتا ہے کہ سن رسیدہ درختون کو بھی خشک کر ڈالتا ہے۔ نوعمر درختون کا مرجانا تو ایک بات ہے۔
معقول احاطہ کے ہونے سے درخت چرندون کی مضر رسانی سے بھی امن مین رہتے ہین۔ باغ کے بے قید ہونے سے بیل۔ بکری وغیرہ درختون کی صفائی کرڈالتے ہین بکری کو خاصکر باغ سے عداوت ہوتی ہے۔ اس جانور کے منھ مین درختون کے واسطے ایسا زہر قاتل ہوتا ہے کہ جس شاخ تک اوس کا منہ پہونچتا ہے وہ شاخ رفتہ رفتہ بالکل بوسیدہ ہو جاتی ہے۔ اور پھر کبھی سرسبز نہین ہوتی۔ لازم ہے کہ جسوقت بکری کسی شاخ سے منہ لگائے فوراً وہ شاخ دو تین انگل موضع آفت رسیدہ کے نیچے تیز چاقو سے کاٹ ڈالی جاے ورنہ درخت یقیناً برباد ہو جائیگا۔

فصل دہم در معالجہ و تقویت و تغذیہ درختان بسبیل تجربۂ اہل ہند

واضح ہو کہ آم کے درختون کو چند طرح کے عوارض لاحق ہو جاتے ہین جنکی وجہ سے یا درخت خشک ہو جاتے ہین یا اون کے نمو مین فرق آجاتا ہے یا قوت مثمر اونکی نقصان ہوتی ہے۔ یا اون کے ثمر بے ذائقہ اور ریشہ دار ہو جاتے ہین۔ یا اونکے ثمر مراو پر آنے کے قریب پھٹ جایا کرتے ہین۔ اور اون کے ثمر مین پختگی کے وقت کیڑے پڑ جاتے ہین۔
کم عمر درخت اکثر دو عارضہ سے ہلاک ہوتے ہین ایک یہ کہ اون مین یا بھنیا لگ جاتی ہے یا اون کے پتے سیاہ ہو جاتے ہین۔ بابھنیا ایک قسم کا کیڑا ہے جو درخت مرضہ کے تمام برگ و شاخ مین رفتہ رفتہ چھا جاتا ہے اور درخت کی رطوبت صحیحہ جذب کیا کرتا ہے۔

یہانتک کہ اوّل تو پتے درخت کے خزان کرجاتے ہین اور بعدازان خود درخت بدشکل ہوکر مرجاتاہے۔ جس درخت کو یہ عارضہ لاحق ہوتا ہے اوس درخت پر سیاہ رنگ کے چونٹے اکثر بہ کثرت نظر آتے ہین۔ ان چونٹون کو درخت سے کوئی مطلب نہین ہے۔ یہ چونٹے اون کیڑون کے کھانے کو درختون پر پھرا کرتے ہین۔ اسیطرح باہے کی وجہ سے پتے سیاہ ہوجاتے ہین۔ اور یہ سیاہی پتون کی پانی سے دھوئی جانے پر بھی نہین جاتی ہے۔ اور کبھی کبھی اوس سیاہی کی بیماری والے درخت پر بھی چونٹے دکھائی دیتے ہین۔ یہ دونون عارضے نوعمر درختون کے قاتل ہین۔ اگر کچھ عرصے تک اپنی حالت پر یہ عارضے رہ گئے تو درختون کی موت یقینی ہے اور اگر کسی وجہ سے زندہ بھی رہے تو اونکے نمو مین خلل عظیم لاحق رہتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتاہے کہ باھنیا اور سیاہی کے عارضے بیک وقت لاحق ہوتے ہین اور درخت بیمار کو جلد ہلاک کرڈالتے ہین۔

ان عارضون کا علاج یہ ہے کہ جسوقت کسی درخت مین کوئی ان دونون عارضون سے دریافت مین آوے تو باغبان کو لازم ہے کہ بلا لحاظ فصل کے ایسے مریض درخت کے پتے اور شاخ کو اوسقدر جاتنک کہ مرض ہاے بالا کا اثر محسوس ہو چونے کے پانی سے اوسیطرح خوب پوچارا کرے جیساکہ عموماً دیوارون پر سفیدہ کرتے ہین۔ اس ترکیب سے باھنیا اور سیاہی دونون دفع ہوجاتی ہے۔ اور درخت ان عرضون کے ازالہ کے بعد بالیدہ ہونا شروع ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ آسان اور قوی العمل ان عارضونکا کوئی دوسرا علاج نہین ہے۔

بعض اشخاص باھنیا اور سیاہی کے دفع کرنے کے لئے درخت مریض کی شاخ اور پتون کو نیل کے رنگے ہوے موٹے کپڑون سے پوچھتے ہین۔ مگر اس ترکیب کا نہ اتنا اثر قوی ہے اور نہ اسطرح کی مالش تردد سے خالی ہے۔ ہرروز کی مالش سے درخت

کے پتے خراب ہو جاتے ہین - اور شاخون کو صدمہ پہونچتا ہے - لیکن اندرونی علاج
(یعنی کھاد کے ذریعہ سے) جسکا ذکر اسی فصل مین آیندہ آئیگا اس جڑ کے کی
ترکیب کو بہت معین ہوتا ہے -

باہمنیا اور سیاہی کے علاوہ ایک عارضہ آم کے درخت کو یہ بھی ہوتا ہے
کہ درخت یک بیک یا خشک ہو جاتا ہے یا ہوا سے تیز مین گر جاتا ہے اوسوقت اوسکی
بیماری کا حال کھلتا ہے - مگر جو درختون کی بیماریون سے مطلع ہین پہلے ہی
سمجھ جاتے ہین اور ازالہ مرض کی طرف کوشان ہوتے ہین - اسطرح کے بیمار
درخت کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اوس درخت سے سرخی مائل پانی بہتا رہتا ہے -
لازم ہے کہ باغبان جسوقت کسی درخت سے سرخی مائل پانی آتے دیکھے فوراً اوس
جگہ سے تیز چاقو لیکر درخت کو چھیلنا شروع کرے - چھیلتے ہی تہ جلد جوف
معلوم ہوگا - آخر چھیلتے چھیلتے ایک بڑا کیڑا نظر آئے گا - کسی درخت سے دو کیڑے
اور کسی سے چار کیڑے نکلین گے - فوراً اوس کیڑے کو درخت سے دور کرے اور درخت
کے زیادہ چھیلے جانے سے خوف نہ کرے - اگر خوف کرے گا تو بعض حالت مین یہ کیڑا نہین
ملیگا - اور دستور اس کیڑے کا یہ ہے کہ اعلےٰ سے اسفل کی طرف اندر اندر
درخت کو کھاتا ہے - اور جب کھاتے کھاتے جڑ کو پہونچ جاتا ہے تو درخت مردہ
ہو کر خشک ہو جاتا ہے یا جڑ سے اوکھڑ کر گر جاتا ہے - نوجوان درختون کو یہ عارضہ
اکثر لاحق ہوتا ہے اور باغبان کی غفلت و کاہلی سے موجب ہلاکت درختون کا
ہوتا ہے - کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ درخت کے پتے سبز رہنے کے عوض ہمیشہ
زرد رنگ رہتے ہین - یہ زردی درخت کی کمزوری اور علالت سے خبر دیتی ہے
اسکا علاج یہ ہے کہ نیل کی سیٹھی نیل کے کارخانون سے منگا کر اسکو درختون کی
جڑ مین دی جاوے - تھوڑے عرصہ مین درخت کے پتے سبز ہو جاوین گے اور

درخت کی کمزوری جاتی رہیگی۔ اگر ملی کی سیٹھی نملے تو باغبان کو لازم ہے کہ کسیقدر نیل کو سفوف کرکے گڑ مین شامل کرکے اور پانی مین گھولکر دو مہینے تک ہفتہ وار درختون کو سیراب کیا کرے۔ اندر دو مہینے کے پتے نہایت سبز ہوجاینگے اور درختون کی مردنی بالکل جاتی رہیگی۔

سین رسیدہ درختون کو باندے کا عارضہ اکثر لاحق ہوتا ہے۔ باندہ عبارت ہے ایک قسم کی نباتی روئیدگی سے جو درختون کی شاخون سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اصل درخت کے پتون سے دوسری قسم کی پتی نکالتی ہے اور اصل درخت سے تغذیہ پاتی ہے اور رفتہ رفتہ اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ تمام درخت پر پھیل جاتی ہے اور درخت کو ضعیف کرڈالتی ہے۔ لازم ہے کہ باغبان اس روئیدگی کے دفع کرنے مین فوراً کوشان ہو اسکا علاج یہی ہے کہ آرہی سے اس روئیدگی کو کاٹ ڈالنا چاہیے۔ اگر اصل درخت کی شاخ بھی کسیقدر کٹ جاے تو کچھ مضائقہ نہین۔ مگر باندے کا دفع ہونا نہایت امر ضروری ہے اکثر ناتجربہ کار اس مرض کے ازالہ مین غفلت کرتے ہین اور اونکی غفلت سے آخرکار درخت خراب ہوجاتا ہے۔

کبھی درختون کے نمو مین بھی نقصان لاحق ہوجاتا ہے۔ سبب مرض کو دریافت کرنا چاہیے اور بعدازان ازالہ سبب کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ ظاہر ہے کہ ازالہ سبب سے ازالہ مرض ہوتا ہے۔ نمو مین خلل لاحق ہونے کے بہت اسباب ہوتے ہین مثلاً کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خود زمین مین بالیدہ کرنے کی صلاحیت نہین ہوتی ہے۔ خاصکر اوس حالت مین کہ جب زمین مین سنگریزون کی آمیزش ہوتی ہے۔ یا درخت پر کسی قسم کا خارج سے صدمہ پہونچ جاتا ہے۔ یا سیرابی معقول اور کافی طور پر نہین کیجاتی ہے۔ بہرحال قوت نامیہ کی افزایش کے لئے بلکہ ہر قسم کی تقویت کے لئے[1] کھدم

---

[1] دیکھو نقشہ آلات باغبانی کو

کہ درخت کی جڑ مین برادۂ استخوان دیا جاے۔ اگر برادۂ آہن کی آمیزش کیجاے
تو اور بھی بہتر ہے۔ عموماً برادۂ استخوان درختون کے حق مین نہایت مفید ہے۔
مگر برادۂ آہن کا شمول زیادہ تر نفع بخش ہوتا ہے۔ تقویت و تغذیہ کے علاوہ
برادۂ آہن کے شمول سے پھل دیرپا۔ شیرین۔ لذیذ اور بے ریشہ ہوتا ہے۔ اور مقدار
ثمر مین بھی افزایش ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر باغ کی زمین کو خود اعلےٰ درجہ
کی ایسی صلاحیت حاصل ہے کہ کسی قسم کی خارجی تقویت کی حاجت نہین رکھتی
ہے تو واقعی یہی ہے کہ تقویت یا اصلاح کی حاجت بھی نہین ہے۔ معمولی گوڑن
اور سیرابی پہنچنے سے درخت بالیدہ ہوجاتے ہین اور کسی قسم کی کھاد وغیرہ کی ضرورت
نہین ہوتی ہے۔ مگر بیشتر اراضی ایسی ہوتی ہے کہ جسکو خارجی تقویت کی حاجت
رہتی ہے اور درختون کی بالیدگی و استحفاظ صحت وغیرہ کے لئے معقول ترکیبین
درکار ہوتی ہین۔ پس بنظر اطلاع عام نسخۂ ذیل درج کتاب ہذا ہوتا ہے۔ جس سے
درختان انبہ کو اقسام فوائد مترتب ہوسکتے ہین۔ اور وہ نسخہ یہ ہے۔

تماکو ۱۰ سیر ہینگ ۱ سیر کھلی سرسون ۲ من مٹی نیلی کے کولہو کی ۲ من گڑ ۱۰ سیر

سب کو خم مین ابتداے اگہن مین پانی دیکر چھوڑ دین کہ نصف پوس تک سڑ جاوے
بعد ازان ہر درخت کی جڑ مین بقدر انداز عمر درخت ان سڑی ہوی اجزاسے کسیقدر
دیا جاے کسی حال مین ایک سیر سے زیادہ نہین دینا چاہئے الا جبکہ درخت بہت قدیم
ہو اور زیادہ تقویت و تغذیہ کی حاجت رکھتا ہو۔
بیمار اور صحیح دونون طرح کے درختون کے واسطے یہ نسخہ[1] نہایت نفع بخش ہے۔ انبہ کے پھل

[1] واضح ہو کہ سالہا مین کہا جاتا ہے کہ کارین سے درختون کا تغذیہ ہوتا ہے۔ نسخۂ بالا کے استعمال سے جو تغذیہ
کی صورت ہوتی ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ کاربن کا سامان اجزاے نسخۂ مذکورہ سے ہوتا ہے۔ عوام ایسا خیال
کرتے ہین کہ گڑ کے شامل کرنے سے ثمر مین شیرینیت آتی ہے کس واسطے کہ گڑ ایک شیرین شے ہے یہ غلط ہے

اور ضعیف کو زیادہ تر اسکی حاجت ہوتی ہے۔ اس نسخہ کے استعمال سے اقسام
کرم مرجاتے ہین۔ درختون کو عجب بالیدگی اور قوت حاصل ہوتی ہے۔ اون کی قوت
مثمرہ بڑھ جاتی ہے۔ اون کے ثمر مین ذائقہ داری اور بے ریشگی پیدا ہوتی ہے۔ اور
پھل مراد پر آنے کے وقت نہ پھٹ جاتا ہے نہ اوس مین کیڑے پیدا ہوتے ہین۔
ہر شائق کو لازم ہے کہ سال مین ایک بار ہر درخت کو اس نسخہ کے استعمال سے
نفع پہونچانے کا سامان کیا کرے۔ بہت لوگ مہوے کا کھل دیتے ہین۔ مگر راقم الحروف
کو یہ کھاد پسند نہین ہے۔ نسخہ بالا سے کوئی نسخہ استحفاظ صحت و تغذیہ درختان
کے واسطے بہتر نہین ہے۔ اس نسخہ کے علاوہ اگر برادۂ استخوان سے بھی اعانت
کی جاوے تو اور بھی بہتر متصور ہے۔

ایک ترکیب درخت کو مثمر کرنے کی یہ بھی ہے کہ جب معلوم ہو کہ کوئی درخت ثمر نہین
لاتا ہے یا اوسکا پھول گر جایا کرتا ہے۔ یا حسب مراد بارور نہین ہوتا ہے تو چاہیے
کہ دو تین مہینے قبل پھول دینے کے درخت کے تنے مین اوس مقام پر جہان سے
موٹی موٹی شاخین شروع ہوتی ہین ایک یا دو میخ آہنی ٹھونک دین۔ اگر
دو میخین ٹھونکی جاوین تو ایک ہی جگہ پر دونون کو نہین ٹھونکنا چاہیئے۔ ایک کو وسط
مین اور ایک کو اوس سے نیچے اوپر کر۔ اور اگر درخت بہت کلان ہو تو ایک میخ
درخت کی جڑ کھود کر اسمین بھی ٹھونک دینا چاہیئے۔ اور بڑے بڑے سنگ چند عدد
شاخون سے مضبوط رسیون مین باندھکر آویزان کرنا چاہیئے۔ اسکا نتیجہ ہوگا کہ جب

خیال ناواقفیت علم کشتکاری کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ جسقدر کاربن
گڑ مین ہے اوسیقدر سڑے ہوے برگ و شاخ نورستہ اشجار مین ہوتا ہے۔ یعنی گڑ کے
عوض اگر بوسیدہ برگ و شاخ نورستہ کا جزو نسخہ مین داخل کیا جائے تو یہ کھاد وہی فعل
پیدا کرے گی جو گڑ پیدا کریگا۔

پہول لانیکا زمانہ ہوگا تو درخت پہول لاکر حسب مراد بار ور ہوگا ظاہرا یہ ترکیب نامربوط معلوم ہوتی ہے
مگر تجربہ سے اس ترکیب کی عمدگی ثابت ہو چکی ہے یہ ترکیب انگریزی نہیں ہے ہندوستانی باغبان
جو فن باغبانی مین دخل رکھتے ہین اس ترکیب سے واقف ہین اب اس ترکیب کے قوی الاصل ہونیکی
وجہ سمجھنا چاہیے

واضح ہو کہ تمام درختون کے لئے ایک زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ اوس زمانے مین عرق شجری اعلے کیطرف
صعود کرتا ہے اس عروج عرق شجری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ درخت پہول لاتے ہین اور حسب مراد پہل دیتے
لیکن قبل از وقت اگر عرق شجری پہر اسفل کیطرف اوترنا شروع کرے تو درخت کی شاخین بسبب
نہین باقی رہنے عرق شجری کے بجوشش پر نہین آسکتی ہین اور پہول پہل نہین لاسکتی ہین جتنے درخت کہ
حسب مراد پہل نہین لاتے ہین بعضے اگر کوئی اور سبب نہ ہو تو اونکی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ عرق شجری بعد عروج کے
قبل از وقت اوترنا شروع کرتا ہے اور شاخین بے مادہ ہو کر پہول پہل لانے سے محروم رہ جاتی ہین
پس ایسے درختون کے مثمر کرنیکے واسطے لازم ہے کہ کوئی ایسی تدبیر کیجاوے کہ بعد عروج کے قبل
از وقت عرق شجری اسفل کیطرف اوترنے نہ پاوے جب اوترنے نہ پاویگا تو شاخین پر مادہ ہونیکے
باعث پہول پہل دینگی پس ترکیب بالا کی کاربندی سے عرق شجری بعد عروج کے فوراً اوترنے نہین
پاسکتا ہے بدین وجہ کہ پتہرون کے وزن سے شاخین جہکی رہینگی اور عرق شجری آخر حصہ کیطرف
شاخون کے مائل رہیگا اسیطرح میخین مانع سیلان عرق شجری ہونگی بدین وجہ کہ تقاضائے
آہن انجماد ہے آہن کے اثر سے عرق شجری غلیظ ہو جائیگا جس باعث سے اسفل کیطرف عرق
شجری سرعت کے ساتھ نہین اوتر سکیگا بالمختصر ان سب باتون کا یہہ نتیجہ ہوگا کہ شاخون مین
بسبب موجود رہنے عرق شجری کے مادہ موجود رہیگا اور شاخین پہول پہل حسب مراد لا دینگی

فصل یازدہم اہل یورپ کے طریقۂ تقویت و تغذیۂ اشجار کے بیان مین

واضح ہو کہ آم کا پیوندی درخت پانچ برس مین بامراد پہل دینے لگتا ہے اور اس عمر مین

پھل دینے سے درخت کو کوئی ہرج نہین پہونچتا ہے لیکن بعض درخت درمیان تین
اور پانچ سال کے پھل دینے کی صلاحیت پیدا کرتے ہین مگر اس قوت کے درخت
کم ہوتے ہین کم عمر درخت سے پھل لینا درخت کو ضائع کرنا ہے بہترین طریقہ یہ ہے کہ
پانچ سال تک پھل لینے مین انتظار کیا جاے اور جب نوعمر درخت پھول دے جسکو اس
ملک مین مُکر اور منجر کہتے ہین تو لازم ہے کہ ٹکوا لگنے کے قبل اوسے توڑ دین لیکن توڑنے
سے بھی کسیقدر ضرر متصور ہے اسواسطے کہ توڑنے کے وقت جو عرق نکلتا ہے وہ بھی کسیقدر
درخت کو ضعیف کرتا ہے اس لئے سب سے بہتر طریقہ پھول کے روکنے کا یہ ہے
کہ دو مہینے قبل پھول آنے کے درختون مین پانی دیا جایا کرے جسکے سبب سے درخت کی
حرارت کم ہو جائیگی اور درخت پھول نہ دیگا بڑے درختون کو بھی پھول دینے کے قبل سیراب
کر دینے کے باعث پھول نہین آتا ہے اس لئے جس درخت سے کہ پھل لینا ہو اوسکو
پھول آنے کے زمانہ کے کچھ روز پہلے سیراب کرنا نہین چاہئے یعنی ابتداے مارچ سے
سیرابی بالکل موقوف کر دینا چاہئے تاکہ درخت مین حرارت موجود رہے اور درخت
پھول دے سکے اکثر ناتجربہ کار بیموقع درختونکو سیراب کر دیتے ہین جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ درخت عدم حرارت سے پھول نہین دیتا ہے اور پھل سے محرومی نصیب ہوتی ہے۔
آم کے بارور کرنے کا یہ عمدہ ترین طریقہ ہے کہ ماہ نومبر مین درختون کے تھالون کو
کوڑ ڈالین اور اون کی جڑون کو تین چار ہفتہ تک کھلی رکھین تب جڑون مین خوب
کھاد بھر دین اور نئی مٹی سے اوسے چھپا دین پھر ماہ اپریل مین رقیق کھاد سے جڑونکو
تر رکھین۔
آم کے درخت ہندوستان کی اکثر جگہون مین فروری اور مارچ مین پھول لاتے ہین
مگر پنجاب مین دیر لگتی ہے جب پھول آتا ہے تو ہفتہ دو ہفتہ تک ایک خاص قسم کی خوشبو
آم کے باغون مین ہوتی ہے بنگالہ مین نصف ماہ مئی مین آم پکنے لگتا ہے مگر دہلی کے

اور تر جون جولائی مین پکنا شروع ہوتا ہے شملہ کے اوتر کے پہاڑون مین ستمبر تک
نہین پکتا ہے پہاڑی آمون کی شکل ناشپاتی کی سی ہوتی ہے ان ناشپاتی نما آمونکو
دیکھکر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے آمون کی اصل جائے پیدائش کوہستان ہے
جہان ناشپاتی بکثرت سے پیدا ہوتی ہے -

آم کی گٹھلی مین بہ مقدار کثیر گوند اور کساؤ کا جزو ہوتا ہے چمڑے اور سنڈسی مین
تیل کا جزو موجود رہتا ہے جسکو آم کا ٹرپنٹاین (Turpentine) تیل کہتے ہین
اور نئے سرخ رنگ کے پتونکے رس مین سلفیورک ایسڈ (Sulphuric
Acid) بکثرت موجود رہتا ہے ان اجزا کو بہ کثرت پیدا کرنے کے لئے نسخہ ذیل کو
استعمال کرنا چاہیئے جسکے ذریعہ سے درخت خوب بالیدہ اور حسب مراد بارور ہو کر پھل

نسخہ کھاد

سرخی ۱۰۰ بار   چھلنی میں چھانا ہوا چونا ۱۰ بار   شورہ ۰ بار   کسیس ۱ بار   کھلی سرسف ۲۰۰ بار

کہلی کو سفوف کرنا چاہیئے اور تہوڑا تہوڑا کرکے چونے مین ملانا چاہیئے بعدہ شورے کو پیسکر
اڈہائی سیر سرخی مین شامل کرنا چاہیئے بعد ازان اوپر سے تہوڑا پانی دیکر خوب آمیختہ کرنا درکار ہے
جب یہ سوکھ جاوے تب اس سرخی اور شورہ ملے ہوئے مرکب کو چونے کے ساتھ ملانا
چاہیئے جب یہ ہو چکے تب ایک گھڑے سرد پانی مین کسیس کو آمیختہ کرنا چاہیئے بعد ازان
اس کسیس ملے ہوئے پانی کو اجزائے بالا پر تہوڑا تہوڑا چھڑکنا چاہیئے کہ سب نم ہو جاوے جب
سب اجزا خوب مرکب ہو جاوین تب اس مرکب کو دو مین روز سایہ مین چھوڑ دینا چاہیئے
تاکہ مزاج بگڑے جب یہ مرکب مزاج بگڑ چکے تب جزء حصہ گھوڑے کی لید یا بھیڑی یا بکری کی
مینگنی اور ایک حصہ اس مرکب کو درختون کی جڑون مین ڈالکر مٹی سے چھپا دینا چاہیئے دوسرے
روز دس بجے اور دو بجے کے درمیان پانی دینا چاہیئے اور بعد ازان ہفتہ وار پانی دینا
درکار ہے مگر اسقدر نہین کہ کیچڑ ہو کر زمین سڑ جاوے - جب درخت پرانا یا بانجھ ہو تو حسب قدر

وزن ترکیب بالا مین لکھا گیا ہے سب ایک درخت مین دینا چاہیئے ورنہ جیسا درخت ہو اوس
انداز سے دینا مناسب ہوگا جب درختون مین پھول آوے تو تھوڑا تھوڑا پانی درختون کی
جڑونمین دینا چاہیئے کسی حالت مین تین گھڑے پانی سے زیادہ نہو جب پانی برسے تب پانی
دینا بھی موقوف کر دینا چاہیئے اور جب زمین پھر خشک ہو جاوے تب بطور سابق کے پانی
دینا درکار ہے درختون کو کھاد کی ضرورت ہر سال ہوگی مگر جسقدر کہ سال اول دیا جاتا ہے
اوسکا چھٹا یا آٹھوان حصہ ہر سال کے لئے کافی ہوگا جب درخت پھل لاوے تو سمجھنا چاہیئے کہ اوسے
کھاد کی حاجت ہے اور کھاد مین کمی نہین کرنا چاہیئے اس نظر سے کہ آیندہ سال سوم مین
درخت پھل لانے مین کمی نہ کرے بلکہ دوسرے ہی سال انقضاے سال اول کے بعد
جس مین نسخۂ بالا کے مطابق کھاد دی جا چکی ہے رقیق کھاد بطور ذیل دینا چاہیئے

نسخۂ کھاد رقیق

چونا ۳سیر شورہ ۱سیر کسیس ۱سیر پانی ۲۰گھڑا پہلے شورے کو ایک ناند مین رکھین اور اوپر سے پانی
دین جب شورہ گھل جاوے تب کسیس کو لائین اور آخر مین چونے کو داخل کرکے سب کو
آمیختہ کر ڈالین جب یہ مرکب تیار ہو جاوے تو کھلی ہوئی جڑون مین ڈال دین ان سب کا
نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر سال درخت حسب مراد پھل لائیگا اور ہر طور کا نفع عظیم بھی حاصل ہوگا شایقین کو
لازم ہے کہ ان اخراجات سے نہ ڈرے جسقدر خرچ ہوگا اوسی حساب سے نفع عظیم بھی حاصل
ہوگا اکثر لوگ باغ لگاتے ہین لیکن نہ درختون کی حفاظت کرتے ہین اور نہ اونکی تقویت
اور تغذیہ کا سامان کرتے ہین اور جب اونکے باغ کے درخت حسب مراد پھل نہین لاتے تو
درختون کا شکوہ اور اپنی بدقسمتی کا گلہ کرتے ہین کردۂ خویش آید پیش۔
جب ٹکورے لگ چکین تب لازم ہے کہ درختون کی سیرابی معقول طور سے کی جاوے یعنی
تین روز درمیان دیکر چوتھے روز درخت سیراب ہوا کرین اس سیرابی سے یہ فائدہ حاصل
ہوگا کہ ٹکورے مضبوط ہونگے اور تپش کے اثر سے محفوظ رہینگے اور ہوا کی تیزی سے زیادہ

نہ گرنے لگے اسوقت کی سیرابی سے آم کی منڈہی مین قوت آجاتی ہے ٹکورے جلد بڑہتے ہین۔

فصل دوازدہم بیان استحفاظ اثمار و طریقہ ثمرگیری و طریقہ پختگی پہل

جسوقت ٹکورے کوڑی برابر کے ہونے لگین اوسیوقت سے لازم ہے کہ اونکی نگاہداشت شروع ہو ٹکورے لگتے ہی طوطونکی آمد درختون پر شروع ہوتی ہے یہ جانور جسطرح امرود وغیرہ کا بڑا دشمن ہے اوسی طرح آم کے پہلون سے بہی اسکو عداوت ہے ٹکورے کے زمانہ سے پکنے کے زمانہ تک یہ جانور پہلون کو ضائع کیا کرتا ہے سب سے پہلے آم کا پہل یہی جانور نقصان کرتا ہے اگر ایک پہل کہاتا ہے تو بیس پہل کاٹکر گرا دیتا ہے جب ٹکورے اور بڑے ہو جاتے ہین تب گلہری کی فوج درختون پر حملہ کرتی ہے اور طوطونکی تاراجی کی شریک ہو جاتی ہے ایسی گلہری کے ساتھہ کوے کی بہی یورش شروع ہوتی ہے اور جب پہل کچہہ اور بڑے ہو جاتے ہین تب مہوکہا اور کوئل اور غوغائی بہی مال غنیمت سمجہکر پہلونکو کہانا شروع کرتے ہین جب آم پختگی پر آتا ہے تب شغال کا لشکر بہی آ پہونچتا ہے لیکن چونکہ یہ جانور درخت پر چڑہ نہین سکتا ہے اسلیے صرف اون پختہ آمونکو کہاتا ہے جو ٹپککر زمین پر گر جاتے ہین یا یہ کہ نیچے کی شاخون مین پکے ہوئے لگے رہتے ہین اسیوقت مین ایک اور جانور صحرائی بہی آ پہونچتا ہے کہ جسکو اس دیار والے موش بلاؤ کہتے ہین یہ جانور بلی کے قد کا ہوتا ہے اور دُم اسکی بہت لانبی ہوتی ہے یہہ جانور گوشت خوار ہے اور جب اسکو موقع ملتا ہے تو بط اور مرغ کو کثرت سے ضائع کرتا ہے چونکہ یہ جانور درخت پر بہی چڑہ سکتا ہے اس سبب سے باعتبار شغال کے زیادہ ضرر رسان ہوتا ہے جس درخت پر چڑہ جاتا ہے اوسکے پہل بہت کاٹ کاٹکر گرا دیتا ہے اور جس قدر پختہ اثمار پاتا ہے کہاتا ہے یا دانت مار کر خراب کر دیتا ہے شب کے ضرر رسان جانورونمین زیادہ تر قابل لحاظ ایک قسم کا بڑا چمگادڑ ہے جسے اس ملک مین بادُر کہتے ہین اس جانور کی یہ عادت ہے کہ ایک درخت سے اوڑکر دوسرے درخت پر جاتا ہے اور جس قدر چاہتا ہے اوسقدر پہل کاٹکر گرا دیتا ہے اور باغ کا باغ غارت

کرڈالتا ہے جن اطراف مین یہ جانور رہتا ہے وہان پہلون کا حسب مراد نصیب ہونا دشوار
ہوجاتا ہے یہ شب پرہ کلان دنکو درختون سے آویزان رہتا ہے اور شام ہوتے
زاغ و زغن کیطرح اڈتا ہے اور باغون مین آپہونچتا ہے جس درخت پہ یہ رہتا ہے
وہان اسکی جماعت ایسی بہاری ہوتی ہے کہ وہ درخت اسکی کثرت سے گویا چھپا ہوا معلوم
ہوتا ہے شام کے وقت جماعت کی جماعت چرائی کے لیئے پران ہوتی ہے اور باغون پر
آفت لاتی ہے علاوہ ان مضر رسان جانورون کے چند اقسام کے کیڑے بھی ہین جو
پہلونکو نیش مارکر خراب کرڈالتے ہین ان کیڑون مین سے بھڑ اور موچہ سیاہ مین جو پہلونکو
ضائع کرتے ہین ان آفات سے پہلونکو بچانے کے لیئے لازم ہے کہ انکو رکھتے بقدر ضرورت
آدمی از قسم باغبان وغیرہ نگہداشت کے لیئے تعین کیے جائین جو بندوق اور غلیل اور
تماشہ وغیرہ کے ذریعہ سے موذی جانورون کو بہگاتے رہین جہانتک ممکن ہو درختون پر
جال ڈالے جائین اور ہر درخت سے تاڑ کے خشک پتے لٹکائے جائین اور اوس مین
رسّیان باندہے جائین جنکے کہڑکہڑانے سے وحوش اور طیور جو آم کو خراب کرتے ہین
مفرور ہو جائین اکثر بندوق سے کوّے مار کر درختون سے لٹکائے جائین کہ عموماً اقسام
طیور کو عبرت ہو جابجا شغال بجہانے کے پنجرے اور ڈہرپ لگائے جائین جس سے شغالونکی
یورش کم ہو کیڑون سے پہلونکو بچانے کے لیئے جس قدر ممکن ہو پہلون پر ٹاٹ کی تہیلیان
چڑہانی چاہیے اگر ٹاٹ کی تہیلیان ممکن نہون تو پہلونکو چارون طرف سے لپیٹنا چاہیے
محافظین کو لازم ہے کہ شب بیداری کرین اور جس قدر ممکن ہو اوس قدر لالٹینین
باغ مین روشن رکہین کہ جسکے ذریعہ سے رات کے جانورونکو دہشت پیدا ہوگی اور
محافظین کو نگہبانی مین آسانی ہوگی اور جو پہل کہ شب کو گرینگے فوراً چنے جاسکینگے
اور شغال کے منہ مین پڑنے سے بچینگے ۔
واضح ہو کہ امور بالا کی تعمیل بغیر فصل آمون کی نگہداشت مین ضروری متصور ہے اگر ان

امور کی پابندی نہ ہوگی تو اگست یعنی بھادون کے مہینے کے آمون کا دستیاب ہونا دشوار ہو جائیگا ظاہر ہے کہ بھادون کے مہینے مین بعض ہی باغون مین آم رہتے ہین اس وجہ سے جس باغمین آم رہتے ہین وہین تمام اطراف کے جانور رجوع ہوجاتے ہین ایسی صورت مین زیادہ تر نگاہداشت کی حاجت ہوتی ہے اسی پر آسین اور کاتک کے آمون کو بھی تصور کرنا چاہیئے ۔

درختون سے اثمار قبل از وقت نہین توڑے جاوین یعنی جو آم جس زمانہ مین مراد پر آتا ہے اوس زمانہ مین اوسکو توڑنا چاہیئے قبل از وقت توڑنے سے نہ صرف پھل بدمزہ ہوجاتا ہے بلکہ اوسکا درخت بھی کمزور ہوجاتا ہے ناتجربہ کار اکثر ایسا کرتے ہین کہ بھدیا آمون کو جیٹھ یا اساڑھ کے آمون کے ساتھ توڑ لیتے ہین پھر اوسکی بدمزگی کی شکایت کرتے ہین چنانچہ راقم الحروف نے ایک صاحب باغکو ایک وقت مختلف اقسام کے پھلونکو نصف جون مین توڑ لیتے دیکھا ہے اس ناپسندیدہ کارروائی کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ فجری اور راٹھی اور میر جعفر شاہ وغیرہ کے پھلونکو لوگ عرصہ تک پالمیں رکھا گئے اور جب نہ پک سکے تب اونکو بیل کیطرح دھوان دیکر پکانا چاہا اسپر بھی جب نہ پکے تو آمون کا قصور سمجھکر آپس مین یہ کہنے لگے کہ سوائے بمبئی اور میٹھوا کے جسقدر آم کے درخت اوس باغمین ہین سب پھل اور کاٹ ڈالنے کے قابل ہین۔ لیکن اگر یہی آم اپنے وقت تک درختون مین رہتے تو مراد پر ہوکر اپنا پورا لطف دکھلاتے مختصر یہ ہے کہ قبل از وقت آمونکا توڑنا ایک اعلےٰ درجہ کی حماقت ہے مین مالکان باغ کی خدمت مین یہ عرض کرتا ہون کہ اگر اپنے باغ کے پھلونکو کسی خریدار کے ہاتھ فروخت کرین تو اوس سے یہ بھی معاہدہ کرلین کہ کوئی پھل قبل از وقت نہ توڑا جاوے۔

واضح ہو کہ پال پر آم کو رکھنے سے رطوبت کے خشک ہوجانے کے باعث آم کسیقدر شیرین اور دیرپا بھی ہوجاتا ہے۔

پال دینے کا یہ طریقہ ہے کہ جب آم درخت مین پکنے پر آتا ہے تو اوسوقت اوسکو اس طور سے
توڑتے ہین کہ زمین پر گر کر صدمہ نہ اوٹھائے جب توڑ کر گھر لے آتے ہین تب سب
پھلونکو آب سرد سے دہو کر جائے محفوظ مین پیال کے درمیان انتظام سے رکھہ دیتے ہین
دو چار روز مین پختہ ہوجاتا ہے اس ترکیب سے وہ آم جو جلد اونترکر بے لطف ہوجاتا ہے
اوسمین بھی دیرپائی آجاتی ہے مثلاً بمبئی آم جو فوراً مزے سے اوترجاتا ہے پال مین رکھنے سے
دیرپا ہوجاتا ہے بعدہ آم کو بالو مین پال دینا چاہئے اس ترکیب سے بہت روز دن تک ٹہر سکتا ہے
اور خراب نہین ہوتا ہے بلکہ بہتیرا آم کو خزانہ کے طور پر بالو مین رکھنا چاہئے اور جب خرچ
کرنا منظور ہو تو اوس بالو سے نکال کر خرچ کرین پال ایسی جگہہ آمونکو نہین دینا چاہئے
کہ جہان رطوبت ہو زمین یا فرش پر پڑے رہنے سے آم کی شیرینیت جاتی رہتی ہے اور
فوراً آم سڑنے لگتا ہے۔

فصل سیزدہم دربیان آداب خوردن انبہ

آم جیسا نفیس میوہ ہے اوسکی نفاست بطرز نفیس ذائقہ کئے جانے سے ترقی کرجاتی ہے
یون تو بدتمیزی ہر حال مین معیوب امر ہے مگر بدتمیزی کے ساتھہ آم کہانا اقبح فعل ہوجاتا ہے
اہل فرنگ معاملات دسترخوان مین نہایت خوش تمیز ہین اس میوہ کو بھی نہایت
سلیقہ کے ساتھہ استعمال کرتے ہین عمدہ عمدہ چہریان عمدہ عمدہ کانٹے عمدہ عمدہ چمچے
عمدہ عمدہ ظروف چینی و نقرئی اس میوہ کے لطف خاص کو افزون کردیتے ہین تمام
ہندوستان مین ارباب مرشدآباد سے بہتر اس معاملہ مین زیادہ تر سلیقہ مند کوئی
لوگ نظر نہ آئے اونکے آمون کی دعوتین ایسی ہوتی ہین کہ شاید و باید اقسام ماکولات کے
ساتھہ اقسام طرحکے آمونکو تجویز کرکے ذائقہ کرنا اون کی عالی مذاقی سے خبر دیتا ہے اول تو
اون کے ملازم اونکو اس طور پر جلد جلد چھیلتے ہین کہ یہ معلوم ہوتا ہے گویا کسی کل پر آم چھیلے

جاتا ہے مین ہر طرف سے برابر چھلکا ایسی خوبصورت اونکی شکل ہو جاتی ہے کہ گویا خراد سے
ہر دانہ چھلکا اوترتا ہے کہ کہین فراز و نشیب کا اثر چھلے ہوے آم کی سطح پر پایا نہین جاتا ہی
اور پھر قاش بھی اس انداز سے تراشتے ہین کہ اگر چاہین تو ایک آم سے دس جانبین
دستر خوان کو برابر ذائقہ کرا دین اسقدر نفاست سے چھلنا اور نفاست سے حاضرین دستر خوانکے
آگے پیش کرنا اور نفاست سے ذائقہ کرانا کسی دوسرے ملک کے خدام نہین جانتے ۔
سچ یہ ہے کہ ارباب لکھنو بھی جو عموماً بہت خوش سلیقہ ہین آم خوری کے آداب مین
ارباب مرشدآباد کے برابر نہین معلوم ہوتے ہین بہر حال خوش سلیقہ لوگ کم و بیش
خوش سلیقگی کے ساتھ ہر شہر و دیار مین اس میوہ کو استعمال کرتے ہین مگر جو خوش
سلیقگی سے معذور ہین آم کھاتے وقت اپنے کپڑونکو اوس کے عرق مین رنگتے ہین
اور اونکی کہنیون سے اوسکے عرق کی بہتی جوئی جاتی ہے کہ شیونکا دہ ہجوم کہ العظمة لله
چونکہ آم خود عمدہ میوہ ہے اس سبب سے ایسی بد سلیقگی کا اثر کہانے والونکے مزاج پر نہین
ہوتا ورنہ ایسی بد سلیقگی کا تقاضا استفراغ متصور ہے
واضح ہو کہ آم باعتبار مغز و شیرہ و بے ریشگی کے مختلف اقسام کا ہوتا ہے بعض کا
مغز نہایت بستہ ہوتا ہے جیسے فجری بعض بہت خشک ہوتا ہے جیسے سوختہ اور بعض نہایت
رقیق ہوتا ہے جیسے شربتی بعض کی بے ریشگی بہت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے جیسے فجری
اور بالفاتر و بعض کی بے ریشگی کم درجہ کی ہوتی ہے جیسے مالدہ اور مشہوا ۔
پس جاننا چاہئے کہ چھری اور چمچہ سے وہی آم کھانے کے قابل ہوتا ہے جس کا مغز خوب
بستہ اور نہایت بے ریشہ ہوتا ہے جس آم مین شیرہ زیادہ ہو اوسکو چھری چمچے سے
کھانا نہین چاہئے اگر شیرہ نہایت رقیق ہے تو آم کا سر کاٹ کر ایکبار منہ سے لگا لینا
خوب ہوتا ہے مگر بعض آم جن مین شیرہ اور مغز دونون زیادہ ہے مثلاً کالا پہاڑ
تو اسے ہاتھون سے کھانا مضایقہ نہین رکھتا مگر اس آم کو تراش کر جلد ذائقہ

کرنا چاہیئے کسواسطے کہ دیر کرنے سے کالا پہاڑ کا مرشیرہ ہو کر جلد بہہ جاتا ہے۔
آم کہانیکا وقت اہل ہند کے نزدیک طعام روز و طعام شب کے بعد مناسب متصور ہے
اکثر اہل ہند اس قاعدہ کے پابند ہین۔ نہار منہ آم کہانا مضر جانتے ہین مگر ڈاکٹر الحرف
ڈاکٹر جکسن سول سرجن کہتے تہے کہ نہار منہ آم کا کہانا مفید ہوتا ہے چونکہ یہ میوہ سریع الہضم
اور نافع ہے۔ میری دانست مین قبل از طعام بہی و بعد از طعام اس میوہ کا استعمال
خالی از نفع نہین ہے۔
آم کا مزاج گرم و تر ہے خون صالح پیدا کرتا ہے جیدالکیموس ہے ارباب گردہ و بواسیر کو
نہایت نافع ہے امر باہ مین بہت قوی ہے اور اگر سچ پوچہئے تو صحیح المزاج کے واسطے
بہترین غذائی قوت رکہتا ہے دل و دماغ و جگر تمام اعضاے رئیسہ کو اس سے
قوت پہونچتی ہے اور سریع الہضم ایسا ہوتا ہے کہ اپنا نظیر نہین رکہتا۔ جس کثرت سے
یہ میوہ کہایا جاسکتا ہے اگر کوئی دوسرا میوہ کہایا جاے تو بدہضمی کا ہونا امر یقینی ہے
یہ میوہ نہ صرف خود جلد ہضم ہوجاتا ہے بلکہ اور غذا کو بہی اپنے ساتہہ ہضم کر ڈالتا ہے
واقعی یہ ہے کہ اس میوہ کی صفات شمار سے بیرون ہین کسی میوہ کو اسکی برابری
نصیب نہین ہے۔
چونکہ اس میوہ مین کسیقدر حرارت ہے لازم ہے کہ فوراً درخت سے توڑ کر ذایقہ
نہ کیا جاے بلکہ اسے پانی مین کچہ دیر تک چہوڑ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے خاص کر
اوس زمانہ کے آم کو پانی مین چہوڑ دینا ضروری ہے کہ جبتک بارش نہین ہوئی ہے
بعد یا آمونکو کہانے کے وقت دہو دینا کافی ہوتا ہے اس میوہ کا مصلح پانی
اور برف کا پانی ہے اور اوپر سے شیر کا استعمال اسکا مصلح ہوتا ہے مگر آم
اور اسکے اوپر برف کا پانی صاحب سلس البول اور صاحب ذیابیطس کو مضر
ہوتا ہے۔